الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 14 — جمعۃ المبارک 24/اگست 2007ء — 11/شعبان 1428 ہجری قمری — 24/ظہور 1386 ہجری شمسی — شمارہ 34

بادشاہت اور حمد اسی کے لئے ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔
''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر امر پر قادر ہے۔اے اللہ تیری عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک دے وہ کوئی عطا نہیں کرسکتا اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی''۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعا بعد الصلوٰۃ حدیث نمبر 5855)

پاک دل اور صاف روح ہوکر قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائیں۔ اپنی اعلیٰ روایات کو کبھی نہ چھوڑیں اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں یہ احساس بٹھاتی چلی جائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں

اے احمدی عورتو! اور اے واقفات نو بچیو! تمہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے دور میں خدمت کا موقع دیا ہے۔ پس یاد رکھیں کہ آج ہم نے دنیا کو خدا تعالیٰ کے جھنڈے کے نیچے لاکر کھڑا کرنا ہے اور یہی انقلاب لانے کے لئے آپ پیدا کی گئی ہیں۔

تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت سے خواتین کی دینی غیرت، محبت الٰہی، صبر و استقامت، جانفشانیوں، مالی قربانیوں اور تبلیغ کے میدانوں میں رونما ہونے والے روح پرور واقعات کا تذکرہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے ولولہ انگیز خطاب)

بنگلہ دیش میں احمدیت کی ترقی اور خدمات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق باللہ اور اقامت صلوٰۃ کے موضوع پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ ملکی وغیر ملکی غیر مسلم مہمانوں کے خطابات اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت اور امن پسندی کو خراج تحسین

(حدیقۃ المہدی میں منعقدہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 41ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یوکے)

دوسرا دن 28/جولائی 2007ء بروز ہفتہ

دوسرا اجلاس: اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے کی۔ وقت مقررہ پر ٹھیک دس بجے تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا'' خوش الحانی سے سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبدالاول صاحب مبلغ انچارج بنگلہ دیش نے ''بنگلہ دیش میں احمدیت کی ترقی اور خدمات'' کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے مختلف مخلص احمدیوں اور ان کی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ اور جس طرح بنگلہ دیش کے احمدی معاندین احمدیت کی طرف سے سخت اذیتوں اور تکلیفوں کے باوجود اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہیں اور عظیم الشان قربانیاں پیش کررہے ہیں اور تبلیغ بھی جاری ہے اس کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ جب بھی جماعت کی مخالفت میں شدت آتی ہے اس دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کی رفتار اور بھی تیز ہوجاتی ہے۔

آپ نے مختلف واقعات کے ذکر میں بتایا کہ کس طرح خلفاء احمدیت کی روحانی توجہ، دعاؤں اور رہنمائی کی برکت سے اللہ تعالیٰ جماعت کے حق میں تائید ونصرت کی ہوائیں چلاتا ہے اور شریف النفس لوگوں میں سے جماعت کے حق میں تائیدی آوازیں اٹھنے لگی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت خدمت خلق اور خدمت دین کے مختلف میدانوں میں مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ریجن کی تھی جس کا عنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق باللہ'' تھا''۔ یہ تقریر انگریزی زبان میں تھی۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں سے تعلق باللہ کے نہایت روح پرور واقعات بیان کئے اور ان کے حوالہ سے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کی خبر گیری کی اور آپ کو اور آپ کی جماعت کو مخالفین کے شر سے بچایا۔

مکرم بلال صاحب نے فرمایا کہ حضور کا تعلق باللہ بچپن سے شروع ہوچکا تھا۔ آپ نے بعض واقعات کے حوالہ سے بتایا کہ آپ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے تھے۔ اور اس راہ میں کسی اور بات کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ایک ایسے ہی موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب کی وفات کے موقع پر جب آپ کو خیال گزرا کہ بعض مالی حالات جو والد صاحب سے وابستہ تھے ان کا کیا ہوگا تو اس موقع پر الہام ہوا ''اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ'' کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود آپ کی تشفی فرمائی۔

آپ نے خطبہ الہامیہ کے حوالے سے فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے یہ خطبہ دیا گیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ مَیں نہیں جانتا کہ اس وقت مَیں بول رہا تھا یا کوئی فرشتہ کیونکہ الفاظ خود بخود میرے منہ سے نکل رہے تھے اور مجھے زبان پر کچھ اختیار نہ تھا۔ مکرم بلال صاحب نے بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روزمرہ معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اس کے بعد مکرم بلال صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے متعلق چند واقعات بیان کئے جن سے حضور علیہ السلام کے تعلق باللہ کا پتہ چلتا تھا۔

ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے فاضل مقرر نے حضرت منشی عطا محمد صاحب کا واقعہ بیان کیا جب ایک احمدی بھائی نے انہیں تبلیغ کی تو انہوں نے قبول احمدیت کے لئے یہ شرط لگائی کہ حضرت مسیح موعودؑ دعا کریں کہ ان کی سب سے بڑی

بیگم سے ان کے ہاں اولاد ہو جبکہ وہ تین شادیاں کر چکے تھے اور ان کی شادی کو بارہ سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور ڈاکٹر بڑی بیگم کی طرف سے مایوسی کا اظہار کر چکے تھے۔ ان منشی صاحب کا کہنا تھا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تعلق باللہ میں سچے ہیں تو پھر اللہ اپنے پیاروں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کے بعد انہیں بیٹے کی خوشخبری سنائی جو کہ کچھ ہی عرصہ بعد پوری ہوگئی۔ اور یہ بات ان کے گاؤں کے بہت سے لوگوں کے ایمان لانے کا باعث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق باللہ کا ایک اور جیتا جاگتا ثبوت بنی۔ آپ نے کپورتھلہ کی جماعت کو مسجد کے مقدمہ کے سلسلہ میں لکھا کہ ''اگر مَیں سچا ہوں تو یہ مسجد ضرور احمدیوں کو ملے گی'' اور آخر ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح امریکہ کا ایک عیسائی پادری الیگزانڈر ڈوئی آپ کی دعاؤں کی تلوار سے ٹکرا کر ذلت کی موت کا شکار ہوا۔ مکرم بلال صاحب نے اس قسم کے متعدد واقعات پیش کئے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کا تعلق باللہ ہر گزرتے وقت کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا اور اپنے الہامات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے جو وعدے فرمائے وہ نہ صرف آپ کی زندگی میں پوری شان سے پورے ہوئے بلکہ آپ کی وفات کے بعد سے تعلق رکھنے والے وعدے بھی پورے ہو رہے ہیں اور اللہ نے اپنے اس پیارے سے کئے ہوئے وعدوں کو خوب نبھایا اور آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے ''اقامۃ الصلوٰۃ'' کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ قرآن حکیم میں خدا تعالیٰ کا پہلا حکم بھی عبادت یعنی اقامۃ الصلوٰۃ ہے۔

مکرم امام صاحب نے فرمایا کہ جب تک نماز کا حقیقی مفہوم نہ سمجھا جائے اس وقت تک انسان عبادت نہیں کر سکتا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ صلوٰۃ اصل میں محبت الٰہی میں پڑ کر جل جانے اور ماسوی اللہ کو جلانے کا نام ہے۔ مکرم امام صاحب نے قرآن کریم کی مختلف آیات اور احادیث سے اقامۃ الصلوٰۃ کا مفہوم اور اہمیت واضح فرمائی۔ اسی طرح خلفائے سلسلہ کے بعض ارشادات سے اس کی اہمیت واضح کی۔ آپ نے بتایا کہ نماز سے مراد وہ نماز نہیں جو رسم کے طور پر پڑھی جاتی ہے۔ آپ نے مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے بتایا کہ نماز وہ ہے جو خالص توحید پر مبنی ہو جس پر دوام اختیار کیا جائے۔ جس میں خشوع وخضوع ہو اور نمازوں کی حفاظت کی جائے اور انہیں وقت پر ادا کیا جائے۔ یہ سب اقامۃ الصلوٰۃ کی بنیادی شرائط ہیں۔ آپ نے اقامۃ الصلوٰۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس کا مطلب ہے نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا۔ اعتدال اور درستی کے ساتھ نماز ادا کرنا۔ خیالات پراگندہ ہوں تو کوشش سے نماز کو توجہ سے پڑھنا، دوسرے لوگوں کو نماز کی تلقین کرنا، نماز کو چستی اور ہشیاری سے قومی عبادت کے طور پر قائم کرنا۔ مکرم امام صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جوانی میں عبادت کی طرف غیر معمولی توجہ کرنے اور نمازوں سے لذت حاصل کرنے کے لئے آپؑ کی دعاؤں کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے اقامۃ صلاۃ کے مختلف پاکیزہ نمونوں کا بھی تذکرہ کیا جس میں خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی اور صحابہ کی زندگیوں سے قیام نماز کے دلنشیں واقعات بیان کئے۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی تقریر کے بعد مکرم نصیر طاہر صاحب آف ہالینڈ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے سنایا۔

ٹھیک سوا بارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ قرۃ العین صاحبہ نے کی اور نظم مکرمہ شوکت زکریا صاحبہ نے پڑھی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے تعلیمی میدان میں اعزاز پانے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طالبات کو میڈل پہنائے۔ جن طالبات کو یہ ایوارڈ دئے گئے ان کے نام یہ ہیں۔

1۔ حمیدہ ناصر صاحبہ (BSc Hons) 2۔ منزہ رفعت چاؤ صاحبہ (A-Level) 3۔ منصورہ ارشد صاحبہ (MRCGP) 4۔ وجیہہ طاہر صاحبہ (MSc) 5۔ صدف بشارت صاحبہ (MSc) 6۔ نمرہ احمد صاحبہ (Gce) 7۔ ڈاکٹر امتہ النصیر امینی صاحبہ (MBBS - MRCP) 8۔ صبا احمد صاحبہ (GCSE)

تعلیمی ایوارڈ تقسیم کرنے کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور نے لجنہ سے خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے پر براہ راست مردانہ جلسہ گاہ اور ساری دنیا میں دکھایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 70، سورۃ الحج کی آیت 36 اور سورۃ البقرہ کی آیت 155 تلاوت کیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر یہ احسان ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورت بھی نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جانے والی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ نیکی، تقویٰ اور قربانیوں میں مردوں سے بھی اچھے اور اونچے معیار قائم کئے اور ایسی مثالیں قائم کیں جو سنہری حروف سے لکھی جانے والی ہیں جیسا کہ ابتدائی عورتوں نے ایسی مثالیں قائم کی تھیں جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاد کا حقیقی مفہوم کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی راہنمائی فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کے راستے میں قربانیاں دینے سے، اس کے اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کر کے ہی اس کی راہیں اختیار کی جاسکتی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورت کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں پیچھے نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کے خوف سے پُر ہیں، جو اللہ کی راہ میں ہر قسم کی سختیاں جھیلتے ہیں اور اس پر انتہائی بشاشت سے صبر کرتے ہیں۔

حضور انور نے تاریخ کے حوالے سے قرون اولیٰ میں ایثار و قربانی، غیرت ایمانی اور تکالیف پر صبر کے نمونے قائم کرنے والی خواتین کے واقعات بیان فرمائے۔ حضور انور نے حضرت امّ سلیمؓ کی اسلام سے شدید محبت کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن جب لوگ رسول اللہ سے کچھ دور ہو گئے تو مَیں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت امّ سلیمؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے کپڑے سمیٹے ہوئے تھیں اور پانی کی مشکیں اٹھائے ہوئے لا رہی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں تو اس طرح یہ خواتین جنگوں کے دنوں میں خدمات بجالایا کرتی تھیں۔

حضور انور نے صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد واقعات بیان فرمائے جن سے ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور دین کے لئے قربانی کرنے کے بے پناہ جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے ہر طرح کی اذیتیں برداشت کیں لیکن دین پر استقامت دکھائی۔ حضور نے حضرت امّ حبیبہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت سمیّہؓ، حضرت فاطمہؓ بنت خطاب، حضرت خنساءؓ، حضرت ہندہؓ اور دیگر کئی صحابیات کے دلوں کو گداز کرنے والے واقعات سنائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مالی قربانی میں بھی عورتوں کا ایک خاص مقام ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں میں جو انقلاب پیدا کیا، ان میں بھی مالی قربانیوں کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ حضور نے احمدی خواتین کی مالی قربانی کے متعدد واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح وہ بشاشت سے مالی قربانی کیا کرتی تھیں۔ کئی دفعہ عورتوں نے مساجد کی تعمیر کی تحریک میں اپنا سارا زیور دے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عورتوں کی مالی قربانی کی مثالیں آج بھی قائم ہیں۔ ابھی کچھ دن ہوئے ایک خاتون زیور کے کئی ڈبے اٹھا کر میرے پاس لے آئی۔ میرے پوچھنے پر کہ گھر کیا چھوڑ آئی ہیں بتایا کہ یہ میرا کُل زیور ہے جو مَیں آپ کے پاس لے آئی ہوں۔ کچھ خوفزدہ تھیں۔ وجہ پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ مَیں اس لئے خوفزدہ ہوں کہ کہیں آپ یہ تمام زیور لینے سے انکار نہ کر دیں۔ کئی لاکھ کا زیور تھا جو اس عورت نے آرام سے دے دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ زندگی کی وہ علامت ہے جو احمدی خواتین کو سب سے زیادہ ممتاز کرتی ہے۔

حضور انور نے تکالیف برداشت کرنے اور ان پر صبر کرنے کے حوالے سے حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کے اپنے بیٹے مبارک احمد کی وفات پر عظیم الشان صبر کی مثال بیان کی۔ حضور نے احمدی شہداء کی بیویوں کی قربانیوں اور ان احمدی خواتین کا بھی ذکر فرمایا جنہیں شہادت کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تبلیغ کے میدان میں بھی ہماری عورتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا حصہ لیتی ہیں۔ انڈونیشیا کی خواتین تبلیغ کے لئے ایک گاؤں میں گئیں تو وہاں لجنہ نے وقار عمل کر کے تین کلومیٹر سڑک بنادی۔ اس سڑک کا گاؤں والوں کو بہت فائدہ ہو رہا ہے اور ان کا احساس تشکر بیدار ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں احمدیت کی طرف ان کی توجہ مبذول ہوئی۔ اس سڑک کی وجہ سے وہاں گاؤں میں دعوت الی اللہ کے مواقع پیدا ہوئے اور پانچ سو افراد احمدی ہو گئے۔ اسی طرح حضور انور نے چک منگلا، چنڈ بھروانہ ضلع سرگودھا کی ایک خاتون کا تبلیغ کے میدان میں بہادری اور شجاعت کا واقعہ بھی بیان کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاک دل اور صاف روح ہو کر قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائیں اور اپنی روایات کو کبھی نہ چھوڑیں اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں یہ احساس بٹھاتی چلی جائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو اور اے احمدی عورتو! اور واقفات نو بچیو! تمہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے دور میں خدمت کا موقع دیا ہے پس یاد رکھیں کہ آج ہم نے دنیا کو خدا تعالیٰ کے جھنڈے کے نیچے لا کر کھڑا کرنا ہے اور یہی انقلاب لانے کے لئے آپ پیدا کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین

بعد ازاں حضور انور نے نماز ظہر و عصر پڑھائی اور پھر کھانے کا وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

بعد دوپہر حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے قبل تیسرے اجلاس کا آغاز مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد ملکی و غیر ملکی معزز مہمانوں نے خطاب کیا اور جماعت کے ساتھ اپنے تعلق کے حوالے سے جماعت کی دینی اور انسانی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان معزز مہمانوں میں درج ذیل شامل ہیں:

میئر آف Waverley، میئر آف مرٹن کونسل، زنکاری مشن کے سریندر پال، میئر آف وانڈز ورتھ، کمیونٹی ریلیشنز آفیسر ہونسلو اور پروفیسر الزبتھ صاحبہ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تمام معزز خواتین مہمانوں نے اسلامی طریق کے مطابق اپنے سروں کو ڈھانکا ہوا تھا جو بہت قابل تعریف ہے۔

4:20 منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نعروں کی گونج میں جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ حضور انور کی موجودگی میں ایسٹ ہیمپشائر کونسل کی کونسلر، ہائی کمشنر آف سری لنکا، وزیر اراضیات حکومت یوگنڈا، برطانوی ہاؤس آف لارڈز کے لارڈ ایوبری نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

لارڈ ایوبری نے السلام علیکم سے خطاب کا آغاز کیا اور دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا کہ انہیں ایک بار پھر جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے پہلے یوگنڈا کے ایک معزز وزیر کی زبانی یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی انسانی خدمات کا ذکر سن کر مجھے خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ جیسی بے لوث خدمت انسانیت کرنے والی جماعت احمدیہ کو دنیا کے کئی ممالک میں ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح برطانیہ میں رہ کر اپنے فرائض منصبی احسن رنگ میں ادا کر رہے ہیں اور ہم اخلاقی طور پر جماعت کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ لارڈ ایوبری کے خطاب کے بعد جلسہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خلافتِ راشدہ

(حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۔ خلیفۃ المسیح الثانی ؓ)

(قسط نمبر 6)

نظامِ اسلامی کے متعلق قرآنی اصول

سرِدست میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نظامِ اسلامی کے متعلق قرآن کریم نے عام احکام بیان کئے ہیں اوران میں مندرجہ ذیل اصول بیان ہوئے ہیں:۔

(1) قومی نظام ایک امانت ہوتا ہے کیونکہ اس کا اثر صرف ایک شخص پر نہیں پڑتا بلکہ ساری قوم پر پڑتا ہے۔ پس اس کے بارہ میں فیصلہ کرتے وقت اپنی اغراض کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ قوم کی ضرورتوں اور فوائد کو دیکھنا چاہئے۔

(2) اس امانت کی ادائیگی کیلئے ایک نظام کی ضرورت ہے جس کے بغیر یہ امانت ادا نہیں ہوسکتی۔ یعنی افراد فرداً فرداً اس امانت کو پورا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے بلکہ ضرور ہے کہ اس کی ادائیگی کیلئے کوئی منصرم ہوں۔

(3) ان منصرموں کو قوم منتخب کرے۔

(4) انتخاب میں یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ جنہیں منتخب کیا جائے وہ ان امانتوں کو پورا کرنے کے اہل ہوں۔ اس کے سِوا اور کوئی امر انتخاب میں مدنظر نہیں ہونا چاہئے۔

(5) جن کے سپرد یہ کام کیا جائے گا وہ امرِ قومی کے مالک نہ ہوں گے بلکہ صرف منصرم ہوں گے۔ کیونکہ فرمایا اِلٰٓی اَھْلِھَا یعنی ان کے سپرد اس لئے یہ کام نہ ہوگا کہ وہ باپ دادا سے اس کے وارث اور مالک ہوں گے بلکہ اس لئے کہ وہ اس خدمت کے اہل ہوں گے۔

یہ احکام کسی خاص مذہبی نظام کے متعلق نہیں بلکہ جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے عام ہیں خواہ مذہبی نظام ہو اور خواہ دُنیوی ہو اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ملوکیت کو اپنے نظام کا حصہ تسلیم نہیں کرتا بلکہ اسلام صرف انتخابی نظام کو تسلیم کرتا ہے اور پھر اس نظام کے بارہ میں فرماتا ہے کہ جن کے سپرد یہ کام ہو افراد کو چاہئے کہ ان کی اطاعت کریں۔

کیا اسلام کسی خالص دُنیوی حکومت کو تسلیم کرتا ہے

اگر کہا جائے کہ کیا اسلام کسی خالص دُنیوی حکومت کو بھی تسلیم کرتا ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام سب صحیح سامانوں کی موجودگی میں جبکہ سارے سامان اسلام کی تائید میں ہوں اور جبکہ اسلام آزاد ہو خالص دُنیوی نظام کو تسلیم نہیں کرتا۔ مگر وہ حالات کے اختلاف کو بھی نظرانداز نہیں کرتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ اعلیٰ نظام جو اسلام کے مدنظر ہو نافذ نہ کیا جاسکے اس صورت میں دُنیوی نظاموں کی بھی ضرورت ہوسکتی ہے۔ مثلاً کسی وقت اگر مسلمانوں کا معتدبہ حصہ کُفار حکومتوں کے ماتحت ہو جائے، ان کی حُریّت سلب ہوجائے، ان کی آزادی جاتی رہے اور ان کی اجتماعی قوت قائم نہ رہے تو جن ملکوں میں اسلام کا زور ہو وہ مذہبی اور دُنیوی نظام اکٹھا قائم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت اس کی اتباع نہیں کر سکتی۔ پس اس مجبوری کی وجہ سے ان ملکوں میں خالص دُنیوی نظام کی اجازت ہوگی جو انہی اصول پر قائم ہوگا جو اسلام نے تجویز کئے ہیں اور جن کا قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے۔

خالص دُنیوی نظام کا مفہوم

خالص دُنیوی نظام سے یہ مراد نہیں کہ وہ نظام اسلامی احکام کو جو حکومت سے تعلق رکھتے ہیں نافذ نہیں کرے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ مذہبی طور پر اس کے احکام سب عالمِ اسلامی پر واجب نہ ہوں گے کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت سیاسی حالات کی وجہ سے ان کی پابندی نہ کر سکے گی اور نہ اس نظام کے قیام میں مسلمانوں کی اکثریت کا ہاتھ ہوگا۔

پس ایسے وقت میں جائز ہوگا کہ ایک خالص مذہبی نظام الگ قائم کیا جائے بلکہ جائز ہی نہیں ضروری ہوگا کہ ایک خالص مذہبی نظام علیحدہ قائم کرلیا جائے جس کا تعلق اس اسلامی نظام سے ہو جس کا تعلق کسی حکومت سے نہ ہو بلکہ اسلام کی روحانی تنظیم سے ہو تا کہ غیر حکومتیں دخل اندازی نہ کریں اور چونکہ وہ صرف روحانی نظام ہوگا اور حکومت کے کاروبار میں وہ دخل نہ دے گا اس لئے ایسا نظام غیر حکومتوں میں بسنے والے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے گا اور اسلام پراگندگی سے بچ جائے گا۔

اگر مسلمان اس آیت کے مفہوم پر عمل کرتے تو یقیناً جو تنزّل مسلمانوں کو آخری زمانہ میں دیکھنا نصیب ہوا اس کا دیکھنا انہیں نصیب نہ ہوتا۔

مسلمانوں کی ایک افسوسناک غلطی

مسلمانوں سے تنزّل کے وقت میں یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے سمجھا کہ اگر وہ ساری دنیا میں ایک ایسا نظام قائم نہیں کر سکتے جو دینی اور دُنیوی امور پر مشتمل ہو تو ان کیلئے خالص دینی نظام کی بھی کوئی صورت نہیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ دونوں نظام کسی صورت میں بھی الگ نہیں ہو سکتے اور جب ایک نظام ان کے لئے ناممکن ہوگیا تو انہوں نے دوسرے نظام کو بھی ترک کر دیا حالانکہ مسلمانوں کا فرض تھا کہ جب ان میں سے خلافت جاتی رہی تھی تو وہ کہتے کہ آؤ جو قومی مسائل ہیں ان کے لئے ہم ایک مرکز بنالیں اور اس کے ماتحت ساری دنیا میں اسلام کو پھیلائیں۔ چنانچہ وہ اس مرکز کے ماتحت دنیا بھر میں تبلیغی مشن قائم کرتے، لوگوں کے اخلاق کی درستی کی کوشش کرتے، لوگوں کو قرآن پڑھاتے، غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرتے اور جو مشترکہ قومی مسائل ہیں ان میں مشترکہ جدوجہد اور کوشش سے کام لیتے مگر انہوں نے سمجھا کہ اب ان کے لئے کسی خالص دینی نظام کے قیام کی کوئی صورت ہی باقی نہیں رہ گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ روز بروز تنزّل میں گرتے چلے گئے۔ اگر وہ دینی اور دُنیوی امور پر مشتمل نظام کے قیام میں ناکام رہنے کے بعد خالص دینی نظام قائم کر لیتے تو وہ بہت بڑی تباہی سے بچ جاتے اور اس کی وجہ سے آج شاید تمام دنیا میں اسلام اتنا غالب ہوتا کہ عیسائیوں کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔ مگر چونکہ انہیں یہ غلطی لگ گئی کہ اگر وہ ساری دنیا میں ایک ایسا نظام قائم نہیں کر سکے جو دینی اور دُنیوی دونوں امور پر مشتمل ہو تو اب ان کیلئے کسی خالص دینی نظام کے قیام کی کوئی صورت ہی نہیں اس لئے جب ایک نظام ان کے ہاتھ سے جاتا رہا تو دوسرے نظام کو بھی انہوں نے ترک کر دیا۔

دوسری غلطی

دوسری غلطی ان سے یہ ہوئی کہ انہوں نے یہ سمجھا انتخاب صرف اس نظام کے لئے ہے جو سب مسلمانوں کے دینی اور دُنیوی امور پر حاوی ہو حالانکہ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے واضح طور پر بتلا دیا تھا کہ انتخاب خالص دُنیوی نظام میں بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح دینی و دُنیوی مشترکہ نظام میں۔ اگر وہ نہیں تو وہ اتنا ہی کرلیتے کہ جب بھی کسی کو بادشاہ بناتے تو انتخاب کے بعد بناتے۔ تب بھی وہ بہت سی تباہی سے بچ سکتے تھے مگر انہوں نے انتخاب کے طریق کو بھی ترک کر دیا حالانکہ اگر وہ اس نکتہ کو سمجھتے تو وہ ملوکیت کا غلبہ جو اسلام میں ہوا اور جس نے اسلامی حکومت کو تباہ کر دیا کبھی نہ ہوتا اور مسلمانوں کی کوششیں اسلامی طریق حکومت کے قیام کیلئے جاری رہتیں۔ اور مسلمان ڈیماکریسی (DEMOCRACY) کی صحیح ترقی کے پہلے اور سب سے بہتر علمبردار ہوتے۔

اختلاف کی صورت میں ایک خالص مذہبی نظام قائم کرنے کا ثبوت

یہ جو میں نے کہا ہے کہ ایسے حالات میں کہ اختلاف پیدا ہو چکا ہے ایک خالص مذہبی نظام قائم کرنے کا اس آیت سے ثبوت ملتا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ اس آیت میں سب مسلمان مخاطب ہیں اور انہیں ہر وقت اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت کا حکم ہے۔ اس میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں کہ فلاں زمانہ میں اُوْلِی الْاَمْرِ کی اطاعت کرو اور فلاں زمانہ میں نہ کرو بلکہ ہر حالت اور ہر زمانہ میں ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اُوْلِی الْاَمْرِ کی اطاعت کا حکم محض وقتی ہے تو ساتھ ہی اسے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم بھی محض وقتی ہے کیونکہ خدا نے اس سے پہلے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ النساء آیت:60) کا حکم دیا ہے۔ لیکن اگر خدا اور رسول کے احکام کی اطاعت ہر وقت اور ہر زمانہ میں ضروری ہے تو معلوم ہوا کہ اُوْلِی الْاَمْرِ کی اطاعت کا حکم بھی ہر حالت اور ہر زمانہ کیلئے ہے اور دراصل اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ کسی نہ کسی نظام کی پابندی ان کے لئے ہر وقت لازمی ہوگی۔ پس جس طرح دوسرے احکام میں اگر ایک حصہ پر عمل نہ ہو سکے تو دوسرے حصے معاف نہیں ہو سکتے، جو جہاد نہ کر سکے اس کے لئے نماز معاف نہیں ہوسکتی، جو وضو نہ کر سکے اس کیلئے رکوع اور سجدہ معاف نہیں ہوسکتا، جو کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے اس کے لئے بیٹھ کر یا لیٹ کر یا اشاروں سے نماز پڑھنا معاف نہیں ہوسکتا، اسی طرح اگر سارے عالمِ اسلامی کا ایک سیاسی نظام نہ ہو سکے تو مسلمان اُوْلِی الْاَمْرِ کی اطاعت کے ان حصوں سے آزاد نہیں ہو سکتے جن پر وہ عمل کر سکتے تھے۔ جیسے اگر کوئی حج کے لئے جائے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کر سکے تو سعی اس کیلئے معاف نہیں ہو جائے گی بلکہ اس کے لئے ضروری ہوگا کہ کسی دوسرے کی پیٹھ پر سوار ہو کر اس فرض کو ادا کرے۔ پس مسلمانوں سے یہ ایک شدید غلطی ہوئی کہ انہوں نے سمجھ لیا کہ چونکہ ایک نظام ان کے لئے ناممکن ہوگیا ہے اس لئے دوسرا نظام انہیں معاف ہوگیا ہے۔ حالانکہ خالص مذہبی نظام مختلف حکومتوں میں بٹ جانے کی صورت میں بھی ناممکن نہیں ہو جاتا جیسا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا ہے۔ اگر لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ تم چور کا ہاتھ کیوں نہیں کاٹتے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ لیکن جن امور میں ہمیں آزادی حاصل ہے ان امور میں ہم اپنی جماعت کے اندر اسلامی نظام کے قیام کی کوشش کرنا اپنا پہلا اور اہم فرض سمجھتے ہیں۔ پس اگر مسلمان بھی سمجھتے کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت ان پر واجب ہے اور جن حصوں میں اُوْلِی الْاَمْرِ کی اطاعت ان کے لئے ناممکن تھی ان کو چھوڑ کر دوسرے حصوں کے لئے وہ نظام قائم رکھتے تو وہ اس حکم کو پورا کرنے والے بھی رہتے اور اسلام کبھی اس حالت کو نہ پہنچتا جس کو وہ اب پہنچا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شاید یہ منشاء تھا کہ اسلامی حکم کا یہ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ عمل میں آئے اور یہ فضیلت اس آخَرِیْنَ مِنْھُمْ (الجمعۃ:4) کی جماعت کو حاصل ہو کیونکہ آخر ہمارے لئے بھی کوئی نہ کوئی فضیلت کی بات رہنی چاہئے۔ صحابہؓ نے تو یہ فضیلت حاصل کر لی کہ انہوں نے ایک دینی و دُنیوی مشترکہ نظام اسلامی اصول پر قائم کیا مگر جو خالص مذہبی نظام تھا اس کے قیام کی طرف اس نے ہمیں توجہ دلا دی۔ گویا اس آیت کے ایک حصے پر صحابہؓ نے عمل کیا اور دوسرے حصے پر ہم نے عمل کرلیا۔ پس ہم بھی صحابہؓ میں جاملے۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں اسلامی نظام کے قیام کے اصول بیان کئے گئے ہیں اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ (1) اسلامی نظام انتخاب پر ہو۔ (2) یہ کہ مسلمان ہر زمانہ میں اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے تابع رہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے تنزّل کے زمانہ میں دونوں اصولوں کو بھلا دیا۔ جہاں ان کا بس تھا انہوں نے انتخاب کو قائم نہ رکھا اور جو امور ان کے اختیار سے نکل گئے تھے ان کو چھوڑ کر جو امور ان کے اختیار میں تھے ان میں بھی انہوں نے اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا نظام قائم کر کے ان کی اطاعت کرنے سے وحدتِ اسلامی کو قائم نہ رکھا اور ان لغو بحثوں میں پڑ گئے کہ انہیں صرف اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اور اس طرح جو اصل غرض اس حکم کی تھی وہ نظرانداز ہوگئی حالانکہ جو امر ان کے اختیار میں نہ تھا اس میں ان پر کوئی گرفت نہ تھی اگر وہ اس حصہ کو پورا کرتے جو ان کے اختیار میں تھا۔

اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے متعلق ایک اعتراض کا جواب

اس جگہ شاید کوئی اعتراض کرے کہ احمدیہ جماعت کی تعلیم تو یہ ہے کہ اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں غیر مذاہب کے اُوْلِی الْاَمْر بھی شامل ہیں اور اس آیت کے ماتحت غیر مسلم حکّام کی اطاعت بھی فرض ہے۔ مگر اب جو معنی کئے گئے ہیں اس کے ماتحت غیر مسلم آ ہی نہیں سکے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے لیکن یہ معنی صرف اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے ٹکڑے سے نکلتے ہیں۔ یعنی جب ہم کہتے ہیں کہ غیر مسلم اُوْلِی الْاَمْر بھی اس میں شامل ہیں تو اس وقت ہم سارے رکوع کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ آیت کے صرف ایک ٹکڑہ سے اپنے دعوے کا استنباط کرتے ہیں لیکن یہ ٹکڑہ ساری آیتوں سے مل کر جو معنی دیتا ہے انہیں باطل نہیں کیا جا سکتا۔ بیشک دُنیوی امور میں ہر اُوْلِی الْاَمْر کی اطاعت واجب ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ہر زمانہ میں اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت جو مسلمانوں میں سے ان کیلئے منتخب ہوں ان پر واجب ہے۔

اُوْلِی الْاَمْر سے اختلاف کی صورت میں رُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کے کیا معنی ہیں؟

اب مَیں اس مضمون کو لیتا ہوں جس کے بیان کرنے کا میں پیچھے وعدہ کر آیا ہوں کہ بعض لوگ اس مقام پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اولوالامر سے اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اطاعت واجب نہیں بلکہ اختلاف کی صورت میں ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ خدا اور رسول کا کیا حکم ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ معنی کئے جائیں تو آیت بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے خیال کو درست سمجھا کرتا ہے۔ پس اگر اس آیت کا یہی مفہوم لیا جائے تو اطاعت کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ آخر وہ کون سا امر ایسا نکلے گا جسے تمام لوگ متفقہ طور پر خدا اور رسول کا حکم سمجھیں گے۔ یقیناً کچھ لوگوں کو اختلاف بھی ہوا کرتا ہے۔ پس ایسی صورت میں اگر ہر شخص کو یہ اختیار ہو کہ وہ حکم سنتے ہی کہہ دے کہ یہ خدا اور رسول کی تعلیم کے خلاف ہے تو اس صورت میں خلیفہ صرف اپنے آپ پر ہی حکومت کرنے کے لئے رہ جائے، کسی اور پر اس نے کیا حکومت کرنی ہے۔ بِالخصوص موجودہ زمانہ میں تو ایسا ہے کہ آج کل ماننے والے کم ہیں اور مجتہد زیادہ۔ ہر شخص اپنے آپ کو اہل الرائے خیال کرتا ہے۔ اس صورت میں خلیفہ تو اپنا بوریا بچھا کر الگ شور مچاتا رہے گا کہ یوں کرو اور لوگ یہ شور مچاتے رہیں گے کہ پہلے ان حکموں کو قرآن اور حدیث کے مطابق ثابت کرو، تب مانیں گے ورنہ نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں کوئی دینی امر ایسا نہیں جسے ساری دنیا یکساں طور پر مانتی ہو بلکہ ہر بات میں کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

لطیفہ مشہور ہے کہ ایک جاہل شخص تھا جسے مولویوں کی مجلس میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا مگر چونکہ اسے دین سے کوئی واقفیت نہ تھی اس لئے جہاں جاتا لوگ دھکّے دے کر نکال دیتے۔ ایک دفعہ اس نے کسی دوست سے ذکر کیا کہ مجھے علماء کی مجلس میں بیٹھنے کا بڑا شوق ہے مگر لوگ مجھے بیٹھنے نہیں دیتے میں کیا کروں۔ اس نے کہا ایک بڑا سا جُبّہ اور پگڑی پہن لو۔ لوگ تمہاری صورت کو دیکھ کر خیال کریں گے کہ کوئی بہت بڑا عالم ہے اور تمہیں علماء کی مجلس میں بیٹھنے سے نہیں روکیں گے۔ جب اندر جا کر بیٹھ جاؤ اور تم سے کوئی بات پوچھی جائے تو کہہ دینا کہ اختلافی مسئلہ ہے بعض نے یوں لکھا ہے اور بعض نے اس کے خلاف لکھا ہے اور چونکہ مسائل میں کثرت سے اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے تمہاری اس بات سے کسی کا ذہن اِدھر منتقل نہیں ہوگا کہ تم کچھ جانتے نہیں۔ چنانچہ اس نے ایک بڑا سا جُبّہ پہنا، پورے تھان کی پگڑی سر پر رکھی اور ہاتھ میں عصا لے کر اس نے علماء کی مجالس میں آنا جانا شروع کر دیا۔ جب کسی مجلس میں بیٹھتا تو سر جُھکا کر بیٹھا رہتا۔ لوگ کہتے کہ جناب آپ بھی تو کچھ فرمائیں۔ اس پر وہ گردن ہِلا کر کہہ دیتا اس بارہ میں بحث کرنا لغو ہے علماءِ اسلام کا اس کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے کچھ علماء نے تو اس طرح لکھا ہے جس طرح یہ مولانا فرماتے ہیں اور کچھ علماء نے اُس طرح لکھا ہے جس طرح وہ مولانا فرماتے ہیں۔ لوگ سمجھتے کہ اس شخص کا مطالعہ بڑا وسیع ہے۔ چنانچہ کہتے بات تو ٹھیک ہے جھگڑا چھوڑو اور کوئی اور بات کرو کچھ مدت تو اسی طرح ہوتا رہا اور علماء کی مجالس میں اس کی بڑی عزت و تکریم رہی۔ مگر ایک دن مجلس میں یہ ذکر چل پڑا کہ زمانہ ایسا خراب آ گیا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ خدا کا انکار کرتا چلا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر خدا ہے تو کوئی دلیل دو۔ اس پر لوگوں نے حسبِ دستور ان سے بھی کہا کہ سنائیے مولانا آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ کہنے لگا بحث فضول ہے کہ کچھ علماء نے لکھا ہے کہ خدا ہے اور کچھ علماء نے لکھا ہے کہ خدا نہیں۔ یہ سنتے ہی لوگوں میں اس کا بھانڈا پُھوٹ گیا اور انہوں نے دھکّے دے کر اسے مجلس سے باہر نکال دیا۔ تو دنیا میں اس کثرت سے اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ النساء آیت:60) کے یہ معنی کئے جائیں کہ جب بھی خلیفہ کے کسی حکم سے کسی کو اختلاف ہو اس کا فرض ہے کہ وہ خلیفہ کو دھکّا دے کر کہے کہ تیرا حکم خدا اور رسول کے احکام کے خلاف ہے تو اس کو اتنے دھکّے ملیں کہ ایک دن بھی خلافت کرنی اس کے لئے مشکل ہو جائے۔ پس یہ معنی عقل کے بالکل خلاف ہیں۔ ہماری جماعت میں سے بھی بعض لوگوں کو اس آیت کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے ٹھوکر لگی ہے۔ اگر وہ صحیح معنی سمجھ لیتے تو ان کو کبھی ٹھوکر نہ لگتی۔

اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ والی آیت دُنیوی حکام اور خلفائے راشدین دونوں پر حاوی ہے

وہ صحیح معنی کیا ہیں؟ ان کو معلوم کرنے کے لئے پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ آیت عام ہے اس میں خالص دُنیوی حکّام بھی شامل ہیں اور خلفاء راشدین بھی شامل ہیں۔ پس یہ آیت خالص اسلامی خلفاء کے متعلق نہیں بلکہ دُنیوی حکام کے متعلق بھی ہے۔

اب اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ یہ آیت اپنے مطالب کے لحاظ سے عام ہے اور اس میں خالص دُنیوی حکام اور خلفاءِ راشدین دونوں شامل ہیں یہ سمجھ لو کہ اِن دونوں کے بارہ میں قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کے احکام الگ الگ ہیں۔ جو خالص دُنیوی حکام ہیں ان کیلئے شریعتِ اسلامی کے الگ احکام ہیں۔ اور جو خلفاء راشدین ہیں ان کیلئے الگ احکام ہیں۔ پس جب خدا نے یہ کہا کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ النساء آیت:60) تو اس کے یہ معنی نہیں کہ جب تمہارا اُوْلِی الْاَمْر سے جھگڑا ہو تو تم یہ دیکھنے لگ جاؤ کہ خدا اور رسول کا حکم تم کیا سمجھتے ہو۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ چونکہ اس عام حکم میں خلفاءِ راشدین بھی شامل ہیں اور دُنیوی حکام بھی، اس لئے جب اختلاف ہو تو دیکھو کہ وہ حکام کس قسم کے ہیں۔ اگر تو وہ خلفائے راشدین ہیں تو تم ان کے متعلق وہ عمل اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے خلفاءِ راشدین کے بارہ میں بیان فرمایا ہے اور اگر وہ حکام دُنیوی ہیں تو ان کے بارہ میں تم ان احکام پر عمل کرو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کے متعلق بیان کئے ہیں۔

دونوں کے متعلق الگ الگ احکام

اَب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا اِن دونوں قسم کے اُوْلِی الْاَمْر کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے الگ الگ قسم کے احکام بیان کئے ہیں یا نہیں۔ اگر کئے ہیں تو وہ کیا ہیں۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونوں قسم کے اُوْلِی الْاَمْر کی نسبت دو مختلف احکام بیان کئے ہیں جو یہ ہیں:۔

(1) عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَ الْمَکْرَہِ وَ عَلٰی اَثَرَۃٍ عَلَیْنَا وَ عَلٰی اَنْ لَّانُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ وَ عَلٰی اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ فَاَیْنَمَا کُنَّا لَانَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ اَنْ لَّانُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ اِلَّآ اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَّاحًا عِنْدَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ فِیْہِ بُرْھَانٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(مسلم كتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة)

یعنی ہم نے رسول کریم ﷺ کی اِن شرائط پر بیعت کی کہ جو ہمارے حاکم مقرر ہوں گے ان کے احکام کی ہم ہمیشہ اطاعت کریں گے خواہ ہمیں آسانی ہو یا تنگی اور چاہے ہمارا دل ان احکام کے ماننے کو چاہے یا نہ چاہے بلکہ خواہ ہمارے حق وہ کسی اور کو دلا دیں پھر بھی ہم ان کی اطاعت کریں گے۔ اسی طرح ہماری بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب ہم کسی کو اہل سمجھ کر اس کے سپرد حکومت کا کام کر دیں گے تو اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اور نہ اس سے بحث شروع کر دیں گے کہ تم نے یہ حکم کیوں دیا وہ دینا چاہئے تھا۔ ہاں چونکہ ممکن ہے کہ وہ حکام کبھی کوئی بات دین کے خلاف بھی کہہ دیں اس لئے اگر ایسی صورت ہو تو ہمیں ہدایت تھی کہ ہم سچائی سے کام لیتے ہوئے انہیں اصل حقیقت سے آگاہ کر دیں اور خدا کے دین کے متعلق کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ جو لوگ حکومت کے اہل ہوں اور ان کے سپرد یہ کام تمہاری طرف سے ہو چکا ہو ان سے تم کسی قسم کا جھگڑا نہ کرو۔ مگر یہ کہ تم ان سے کُھلا کُھلا کفر صادر ہوتے ہوئے دیکھ لو۔ ایسی حالت میں جبکہ وہ کسی کُھلے کفر کا ارتکاب کریں اور قرآن کریم کی نص صریح تمہاری تائید کر رہی ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس خلافِ مذہب بات میں ان کی اطاعت کرنے سے انکار کر دو اور وہی کرو جس کے کرنے کا تمہیں خدا نے حکم دیا ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُاَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُاَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَ یُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ۔ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ۔ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ اِلَّا مَنْ وُلِیَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَتِہٖ۔

(مسلم کتاب الامارة باب خیار الأئمة و شرارهم)

حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے بہترین حکّام وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں۔ تم ان پر درود بھیجو اور ان کی ترقیات کے لئے دعائیں کرو اور وہ تم پر درود بھیجیں اور تمہاری ترقیات کے لئے دعائیں کریں اور بدترین حُکّام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت ڈالو اور وہ تم پر لعنت ڈالیں۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے کہا۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! جب ایسے حکمران ہمارے سروں پر مسلّط ہو جائیں تو کیوں نہ ہم ان کا مقابلہ کر کے انہیں حکومت سے الگ کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَامَا اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ فِیْکُمْ لَامَا اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ فِیْکُمْ۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں جب تک وہ نماز اور روزہ کے متعلق تم پر کوئی پابندی عائد نہ کریں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہ روکیں تم ان کی اطاعت سے ہرگز منہ نہ موڑو۔ اِلَّا مَنْ وُلِیَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَأتِیْ مِنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِنْ طَاعَتِہٖ۔ سنو! جب تم پر کسی کو حاکم بنایا جائے اور تم دیکھو کہ وہ بعض امور میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کر رہا ہے تو تم اپنے دل میں اس کے ان افعال سے سخت نفرت رکھو مگر بغاوت نہ کرو۔

دوسری حدیث میں اس سے یہ زائد حکم ملتا ہے کہ اگر کُفْرِ بَوَّاح اس سے ظاہر ہو تو اس حالت میں اس کے خلاف بغاوت بھی کی جا سکتی ہے۔

خلفائے راشدین کی سنّت پر ہمیشہ قائم رہنے کا حکم

اس کے مقابلہ میں احادیث میں عرباض بن ساریہؓ سے ہمیں ایک اور روایت بھی ملتی ہے۔ وہ کہتے ہیں صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ جلسہ اپنی تمام برکات سے مستفیض کرتے ہوئے گزر گیا۔ ہر احمدی کو جو کسی بھی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

تمام ناظمین، منتظمین اور معاونین نے بڑی محنت سے بہت اچھا کام کیا ہے۔ چھوٹی بچیاں، عورتیں، مرد سب نے بے نفس ہو کر خدمات سرانجام دی ہیں۔ جلسہ پر شامل ہونے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کے شکر گزار بنیں اور شکر گزاری کا بہترین طریق یہ ہے کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

کارکنان سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق بخشی۔

موسم کی خرابی کی وجہ سے بعض پیش آمدہ مشکلات پر احباب کے صبر و تحمل اور وسعت حوصلہ کا ذکر اور انتظامیہ کو آئندہ گہرائی میں جا کر انتظامات کا جائزہ لے کر بہتر پلاننگ کرنے کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات۔ دوسرے ممالک کی جلسہ کی انتظامیہ بھی ان تجربات سے فائدہ اٹھائے۔

جلسہ کے متعلق غیر از جماعت مہمانوں کے نیک تاثرات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 3/اگست 2007ء بمطابق 3/ظہور 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ گزشتہ اتوار UK کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام کو پہنچا تھا۔ یہ جلسہ سالانہ نمائندگی کے لحاظ سے اب عالمگیر جلسہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں کہا تھا کہ جب تک خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی رہے گی اس کی بین الاقوامی حیثیت رہے گی اور اس لحاظ سے جماعت UK کی ذمہ داریاں بھی جلسہ پر زیادہ بڑھ گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد مرد، عورت، بچہ جوان اس ذمہ داری کو خوب سمجھتا اور نبھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنان کو جزا دے جو کسی بھی طرح ان مہمانوں کی خدمت بجالا رہے تھے اور اب تک یہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

اس دفعہ جیسا کہ تمام شاملین جلسہ نے دیکھا کہ جلسہ سے کئی ہفتے پہلے بھی اور جلسہ کے دوران بھی غیر معمولی بارشوں کا سلسلہ جاری رہا۔ بلکہ اس موسم کے ناموافق حالات کو دنیا میں ہر احمدی نے جو بھی اس جلسہ کے پروگرام کو سن رہا تھا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھا۔ جہاں اس جلسے میں موسم کی وجہ سے جلسے کے انتظامات کو چلانے میں بعض دقتیں پیش آئیں وہاں وہ لوگ جو جلسہ میں شامل ہوئے انہیں بعض مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا خاص طور پر کاروں کی پارکنگ کا نظام درہم برہم ہونے کی وجہ سے بہت دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

لیکن اس کے باوجود اکثریت نے بلکہ چند ایک کے سوا تمام شاملین نے انتظامیہ سے کوئی شکوہ یا شکایت نہیں کی اور تمام مہمانوں نے عموماً حوصلہ ہی دکھایا، تاہم بعض شامل ہونے والوں کی طرف سے بے صبری کے مظاہرے میرے علم میں آئے ہیں جن سے انہوں نے بعض نومبائعین اور غیروں پر اچھا اثر نہیں چھوڑا۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ایک ایسی جماعت ہیں جس کی مثال ایک سفید چادر سے دی جا سکتی ہے اور اس سفید چادر پر ایک ہلکا سا نشان یا قطرہ بھی اگر کسی دوسرے رنگ کا ہو گا تو وہ بہت نمایاں ہو کر سامنے آئے گا اور آتا ہے۔ اس لئے اپنے اعلیٰ نمونے دکھانے کی طرف ایک احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ ایک احمدی کا صبر اور وسعت حوصلہ ایک خصوصی امتیاز ہے اور ہونا چاہئے اس کو ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ میری حیثیت ایک احمدی کی حیثیت ہے۔ اگر کوئی کہیں چند بے صبرے مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ڈیوٹی والا کوئی وہاں موجود نہ ہو تو اس موقع پر باقی احمدیوں کو ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے تم یہاں آئے ہو وہ تو اس رویہ کی اجازت نہیں دیتا۔ بہرحال اگر یہ صحیح ہے کہ بعض بے صبری کے مظاہرے ہوئے تو ایسے اظہار کرنے والوں کو بہت استغفار کرنا چاہئے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا عموماً لوگ حقیقت کو سمجھتے رہے اور انتظامیہ سے متعلق زیادہ شکوے شکایت پیدا نہیں ہوئے اور انہوں نے انتظامیہ سے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جزا دے۔ مجھے پتہ ہے کہ بعض جگہ بڑی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ بہرحال اس موسم نے ایک بہت بڑا فائدہ انتظامیہ کو یہ پہنچایا کہ بعض حالات میں یا ایسی موسمی شدت کی صورتحال میں جو مسائل پیدا ہو سکتے تھے ان کی طرف انتظامیہ کو توجہ دلا دی کیونکہ اسلام آباد میں پہلے جلسے ہوتے تھے، وہاں جلسے ہونے کی وجہ سے سوائے ابتدائی چند ایک جلسوں کے جن میں کچھ نہ کچھ دقت پیدا ہوئی عموماً بڑے آرام سے جلسے ہو جایا کرتے تھے۔ موسم میں بھی اتنی شدت نہیں ہوتی تھی دوسرے ایک لمبا عرصہ کاروں اور لوگوں کے چلنے کی وجہ سے وہاں کی زمین بھی کافی حد تک بیٹھ گئی تھی، نرم نہیں تھی اور پکی سڑکیں بھی قریب تھیں۔ ہمسائیوں سے پارکنگ کے لئے اچھی اور پکی جگہ مل جاتی تھی۔ پھر رشمور میں 2005ء میں جلسہ ہوا تو وہاں بھی کیونکہ حکومت کے محکمہ کی جگہ تھی اور بڑے فنکشنز کرنے کے لئے ہی انہوں نے وہ جگہ بنائی ہوتی تھی بلکہ بنائی ہوئی ہے۔ پھر بارش بھی صرف ان

دنوں میں ہوئی لیکن جلسے کے دنوں میں نہیں ہوئی۔اس سال کی طرح کئی ہفتے سے لگاتار بارشیں نہیں ہو رہی تھیں۔تو ان باتوں نے انتظامیہ کو لگتا ہے یہ احساس ہی کبھی نہیں ہونے دیا کہ اگر موسم کے خراب ترین حالات ہو جائیں تو کیا کرنا ہے اور کیا کرنا چاہئے۔ بہرحال اس سال کا یہ تجربہ کروا کر اللہ تعالیٰ نے بہت سے انتظامی امور کی طرف انتظامیہ کو بھی توجہ دلا دی ہے۔اس سال جو افسران انتظامیہ کے تھے،بشمول امیر صاحب جس طرح تین چار دن جلسے کے دنوں میں ان لوگوں کے رنگ اڑے رہے ہیں وہ واقعی ان کے لئے بھی بڑی پریشانی تھی۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ یہ بہتر پلاننگ کریں گے۔ بہرحال اللہ کی طرف سے جو بھی امتحان ہوتا ہے وہ کام میں بہتری کی راہیں کھولتا ہے اور جو کمزوریاں ہمارے سامنے آتی ہیں ان کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اصلاح ہوتی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی اصلاح ہوگی اور نہ صرف ان امور کی اصلاح ہوگی بلکہ مزید گہرائی میں جا کر غور کرنے سے بعض ایسے امور کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی جن کے پیدا ہونے کے بہت دُور کے امکانات ہیں۔

بہرحال اکثر لوگوں کی یہ بات صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 2008ء کے جلسے کے انتظامات ہر لحاظ سے بہترین کرنے کی طرف اس سال توجہ دلا دی ہے۔تو آئندہ سال لوگوں کی حاضری بھی شاید جو یہاں سب سے زیادہ حاضری کبھی ہوتی ہے اس سے شاید چار پانچ ہزار زیادہ ہی ہو۔بعض کا خیال ہے اگر برٹش ایمبیسی نے ویزے دینے میں کھلے دل کا مظاہرہ کیا تو شاید اس سے بھی زیادہ حاضری ہو جائے۔جو عموماً حاضری ہوتی ہے اس سے 8-10 ہزار زیادہ ہو جائے۔تو بہرحال جتنی بھی حاضری ہو UK کی جماعت مہمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنبھال سکتی ہے۔لیکن بعض کمزوریوں کے ظاہر ہونے سے مجھے امید ہے کہ اب سب کام کرنے والوں پر اتنا اثر ہوگا کہ زیادہ بہتر طور پر سنبھال سکیں گے اور انتظامات کا معیار بھی پہلے سے اچھا ہوگا۔

اس سال موسم کی حالت کو دیکھتے ہوئے اور حدیقۃ المہدی میں بارشوں کی وجہ سے زمین کی حالت کے مدنظر کاروں اور ویگنوں کی پارکنگ کے لئے متبادل انتظام کا فیصلہ کیا گیا تھا اور ایک ادارے کی پارکنگ بھی حاصل کی گئی تھی جو حدیقۃ المہدی سے دو تین میل کے فاصلے پر ہے۔لیکن ایک غلطی ہوئی کہ یہ فیصلہ ہوا کہ کاروں میں آنے والے اپنی سواریاں حدیقۃ المہدی میں اتارتے جائیں اور پھر پارکنگ کی جگہ ڈرائیورز کاریں لے جائیں اور ڈرائیورز کو پھر وہاں سے بسوں کے ذریعہ لایا جائے۔تو اس وجہ سے سواریاں اتارتے ہوئے اتنا وقت لگ جاتا تھا کہ لمبی قطار اس علاقے کی سرکاری سڑک پر بھی لگنی شروع ہو گئی اور اس سے پولیس والے گھبرا گئے کہ علاقے کی سڑکیں بلاک ہونی شروع ہو گئی ہیں،حالانکہ یہاں فٹ بال کے میچ ہوتے ہیں اور دوسرے فنکشنز ہوتے ہیں تو سڑکیں بلاک ہو جاتی ہیں لیکن یہاں چونکہ مسلمانوں کا سوال تھا اس لئے انہوں نے کچھ زیادہ ہی گھبراہٹ دکھائی۔قریب کے جو چھوٹے دو قصبے تھے ان کے گھروں کے سامنے بھی کاروں کی لائنیں لگنی شروع ہو گئیں اور عارضی طور پر ذرا زیادہ کاریں کھڑی ہوئیں تو گھر والوں میں بھی بے چینی پیدا ہوئی۔ بہرحال یہ طریق اتنا کامیاب نہ ہوا اور پھر رات کو واپسی کے وقت بھی کاروں کی سواریوں کو واپس پارکنگ تک بسوں کے ذریعہ سے لے جایا گیا تو پھر کچھ تھوڑی دیر کے لئے بدمزگی ہوئی۔ بہرحال عمومی طور پر لوگ آرام سے سوار ہوئے۔ چند ایک ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مسائل کھڑے کرنے والے ہوتے ہیں، چاہے تھوڑی دیر کے لئے ہو کچھ بدمزگی ہو جاتی ہے اور اس بدمزگی کی وجہ سے جانے والے مسافر عورتیں، بچے، مرد بھی کچھ گھبرا گئے اور انتظامیہ بھی تھوڑی سی گھبرا گئی۔اس لئے وہ وقتی معمولی پریشانی بہت زیادہ نظر آنے لگی اور ہر ایک نے اپنی اپنی ایک کہانی بنالی۔دن کے وقت پولیس کے رویّہ سے بھی کچھ پریشانی تھی۔

تو بہرحال انتظامیہ کو میرے خیال میں اب پتہ لگ گیا ہے کہ اتنی قریب پارکنگ شاید مناسب نہیں یا پھر گاڑیاں سیدھی پارکنگ میں جائیں۔ جہاں انتظار گاہ ہوتی،کوئی شیڈ ہوتا، چائے وغیرہ کا انتظام ہوتا، غسل خانے کا انتظام ہوتا،عورتوں بچوں نے جانا ہوتا ہے اور وہاں سے پھر بسوں کے ذریعہ سے تمام لوگ جلسہ گاہ لائے جاتے۔ بہرحال یہ تجربہ اتنا کامیاب نہیں ہوا اور پھر کیونکہ فوری طور پر ہنگامی نوعیت کا انتظام کیا گیا تھا۔اس لئے معاونین اور منتظمین کی بھی اس پارکنگ کی جگہ پر کمی رہی۔ یہ جگہ ایم او ڈی (MOD) کی جگہ کہلاتی ہے جو بہتر ثابت نہیں ہوئی۔ پھر اگلے دن وہاں سے پارکنگ چھوڑنی پڑی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ گھروں کے سامنے کاریں زیادہ عرصہ کھڑی ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے ان میں سے سڑکوں پر ہی پارکنگ کر لی اور پھر مسافروں کو لاتے لے جاتے وقت تھوڑی سی بدمزگی بھی ہوئی جو جلد بازوں کی وجہ سے ہوئی اس لئے ڈسپلن بھی خراب ہوا راستے بھی رکے۔

ہمیشہ ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ ایک احمدی کے ساتھ احمدیت کے نام کا جو اعزاز لگا ہوا ہے اس کے بعد فرد جماعت کی حیثیت کوئی ذاتی نہیں ہے اور خاص طور پر جماعتی فنکشنز میں۔ بلکہ کسی بھی احمدی کی کسی بھی حرکت کا اثر جماعت پر ہوتا ہے،کوئی بھی حرکت اگر ہو تو کوئی یہ نہیں کہتا کہ فلاں شخص نے یہ حرکت کی بلکہ غیروں کی اگر نظر ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ احمدی نے یوں کیا، یا جماعت کے افراد نے یوں کیا۔اس لئے اس بات کا ہر احمدی کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور جیسا کہ دوسرے دن کے تجربہ سے پتہ چلا کہ شروع میں ہی پارکنگ کا انتظام اسلام آباد میں اور لندن والوں کے لئے بیت الفتوح اور مسجد فضل کے قریب جو لوگ رہتے ہیں، بیت الفتوح میں ہونا چاہئے تھا۔اسی طرح بعض اور جگہیں بھی مقرر کی جا سکتی تھیں جہاں سے زیادہ تعداد میں بسیں چلائی جا سکیں۔اسی طرح حدیقۃ المہدی میں ابھی سے اگلے سال کی پلاننگ ہونی چاہئے۔ اس سال بھی کچھ کاروں کی پارکنگ حدیقۃ المہدی میں کی گئی لیکن کیچڑ کی وجہ سے بہت سی کاروں کو بہت مشکل سے نکالا گیا۔اگر پلاننگ ہو تو اسلام آباد اور لندن سے بسوں کے ذریعہ سے لانے سے پھر چند ہزار، دو تین ہزار کاروں کا حدیقۃ المہدی میں بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ایسے لوگ جو روزانہ واپس آنے والے نہ ہوں ان کی کاریں وہیں کھڑی رہ سکتی ہیں، کیونکہ بعض وہاں رہائش رکھتے ہیں۔اسلام آباد میں جو رہائش رکھتے ہیں ان کی کاریں اسلام آباد میں کھڑی رہیں تو بسوں میں آنے سے ایک تو علاقے کے لوگ پریشان نہیں ہوں گے، چھوٹی سڑکیں ہیں وہ بھی بلاک نہیں ہوں گی، پولیس لوگوں کو پریشان نہیں کرے گی، جو کھانا اور دوسرا سامان لانے والی گاڑیاں ہیں ان کا راستہ بھی نہیں رکے گا۔ جو بسیں اسلام آباد سے چلیں گی وہ بھی آسانی سے اور تیزی سے حدیقۃ المہدی پہنچ سکتی ہیں تو ہر لحاظ سے لوگ پریشانی سے بچیں گے۔ابھی تک حدیقۃ المہدی کی جگہ پر ہم بعض کام نہیں کر سکتے۔کھانے اور پکانے کا انتظام وہ اسلام آباد میں ہے اور کھانا پک کر اسلام آباد سے آتا ہے۔وہاں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کے لئے بھی۔

اگلے سال انشاء اللہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے جیسا کہ مَیں نے کہا اس لئے انتظامیہ کو بھی اور افراد جماعت کو بھی اس لحاظ سے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہئے تا کہ حتی الوسع بہترین انتظام کے تحت جلسے کی تمام کارروائی ہو سکے۔جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں افریقہ کے جلسوں اور پاکستان کے جلسوں اور قادیان کے جلسوں کی مثال دی تھی کہ کس طرح لوگوں نے صبر کا مظاہرہ کیا اور کرتے ہیں۔تو اس جلسے میں یہ نظارہ یہاں کے ممبران جماعت اور دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے افراد نے بھی دکھا دیا۔عورتیں بچے بسوں کے انتظار میں کئی کئی گھنٹے بارش میں بھیگتے رہے اور بڑے آرام سے کھڑے رہے۔معمولی سا کہیں واقعہ پیش آیا ہو گا لیکن عمومی طور پر بڑے آرام سے انتظار میں کھڑے رہے بعض چار پانچ گھنٹے تک کھڑے رہے بلکہ اکثر نے شاید رات کا کھانا بھی نہیں کھایا۔تو اُن کو یوں کھڑا دیکھ کر کچھ دیر کے لئے مَیں بھی ان کے پاس گیا تو یوں کھڑے ہنس رہے تھے اور خوش تھے جیسے انتہائی آرام دہ موسم میں کھڑے ہوں، حالانکہ اس وقت بارش ہو رہی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ جماعت بھی عجیب جماعت ہے۔ پیار آتا ہے اس جماعت پر۔بچوں کو، بوڑھوں کو، عورتوں کو بھیگتے دیکھ کر مجھے بے چینی شروع ہو گئی تھی بلکہ پوری رات ہی بے چینی رہی۔مَیں استغفار بھی کرتا رہا، اللہ تعالیٰ سے ان کی صحت وسلامتی کی بھیک بھی مانگتا رہا کہ اس موسم کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔اگلے دن کی حاضری دیکھ کر تسلی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور عمومی طور پر لوگ کل کے موسم کی شدت سے محفوظ رہے، وہی چہرے اکثر نظر آ رہے تھے۔تو اس بات پر بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے موسم کے بداثرات سے عمومی طور پر ہمیں محفوظ رکھا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اِکّا دُکّا کے علاوہ عموماً مہمانوں اور شامل ہونے والوں نے انتظامات میں کسی قسم کا کوئی شکوہ نہیں کیا۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض جگہ مہمانوں کو کھانا بھی فوری طور پر متبادل انتظام کرنے کی وجہ سے نہیں مل سکا یا صحیح طور پر نہیں مل سکا۔موسم کی وجہ سے کچھ تعداد کو اسلام آباد میں مارکی لگا کر جلسہ سنوایا گیا، کچھ کو بیت الفتوح میں جلسہ سنوایا گیا۔ کچھ غلطی سے مسجد فضل آ گئے تھے کہ یہاں سے بسیں لے جائیں گی لیکن وہاں سے انتظام نہیں تھا جس کی وجہ سے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہرحال مختلف جگہ جو بھی صورتحال ہوئی انتظامیہ اور امیر صاحب نے اس پر معذرت کی ہے اور سب مہمانوں تک بھی معذرت پہنچانے کا کہا ہے اور ان سے بعض جگہ پر معمولی کوتاہیاں بھی ہوئی ہیں اس پر بھی ان کو شرمندگی ہے۔تو مجھے امید ہے تمام مہمان جن کو کسی بھی قسم کی تکلیف سے گزرنا پڑا اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے انتظامیہ سے درگزر کریں گے اور معاف فرمائیں گے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ کچھ پولیس کی وجہ سے معاملہ بگڑا، انہوں نے کچھ جلد بازی دکھائی، گزشتہ سال بھی بعض دفعہ لمبی لائنیں لگی تھیں لیکن گزشتہ سال جو افسر تھا وہ ذرا ٹھنڈے مزاج کا تھا اگر اس سال بھی وہی مزاج رکھنے والا افسر ہوتا تو شاید پچتّر فیصد ٹریفک کے معاملات آرام سے حل ہو جاتے۔ بہرحال یہ بھی ایک تجربہ ہے۔ یہ پتہ چل گیا کہ ہر قسم کے انتظامات میں مزید گہرائی تک جانے کی ضرورت ہے۔سرکاری افسران سے واسطہ اور رابطہ میں بھی صرف خوش فہمی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ہر انسان کا مزاج

مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے پلاننگ ہمیشہ بدترین حالات کو سامنے رکھ کر ہونی چاہئے اور اس طرح کی پلاننگ سے پھر کم سے کم پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ جو کمزوریاں مَیں دکھا رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ بہت اجاگر ہوئی تھیں، معمولی باتیں بھی ہمیں ذہن میں رکھنی چاہئیں تا کہ بہتر سے بہتر کی طرف ہمارا قدم بڑھتا چلا جائے۔

عمومی طور پر جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا، اور جب ہم اپنی کمزوریاں سامنے رکھیں گے تو مزید بہتر ہوگا انشاء اللہ۔ شامل ہونے والوں اور غیر مہمانوں کی اکثریت نے اور بعد میں پولیس انتظامیہ نے بھی انتظامات کو سراہا ہے تعریف کی ہے اور ہمیں اس بات پر شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ٹریننگ کے خود سامان پیدا فرما دیئے اور ہمیشہ کسی نہ کسی ذریعہ سے پیدا فرماتا رہتا ہے۔ یہی ایک مومن کا کام ہے کہ کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے بہتری کی طرف قدم بڑھاتا رہے۔

جیسا کہ میرا عموماً طریق ہے جلسہ کے بعد کے خطبہ میں شکر کے مضمون کے تحت کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اس لئے آج مَیں تمام ناظمین، منتظمین اور معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سب نے بڑی محنت سے اور بہت اچھا کام کیا ہے۔ مختلف شعبہ جات میں مختلف طبقات کے والنٹیئرز (Volunteers) تھے۔ کھانا پکانا، کھانا کھلانا، کھانے کو مختلف قیام گاہوں میں پہنچانا، ٹرانسپورٹ کا انتظام اور اسی طرح صفائی کا انتظام، پانی کا انتظام، رہائش کا انتظام بے انتہا انتظامات ہیں ان میں مختلف والنٹیئرز تھے۔ ہر ایک نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی بساط کے مطابق بہت اچھا کام کیا ہے اور موسمی شدت یا روک ان کے کام میں روک نہیں بن سکی۔ ہر ایک نے بغیر کسی عذر اور نخرے کے ہر قسم کا کام کیا ہے۔ یہاں کے پیدائشی جن کے بارہ میں بعض کے ماں باپ کو فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں جماعت سے اعلیٰ معیاری وابستگی رکھیں گے یا نہیں، بڑے پڑھے لکھے لوگ بھی ہیں ان سب نے بڑا اچھا مظاہرہ کیا۔ تمام معاونین نے مزدوروں سے بھی بڑھ کر کام کیا، بعض نے شاید اتنا شدید کیچڑ جو وہاں حالت ہوگئی تھی پہلی دفعہ دیکھا ہوگا اور اس پر یہ کہ پھر صرف دیکھا نہیں اس کیچڑ میں کام کرنے کے لئے جانا بھی پڑا اور پھر کاروں کو اس کیچڑ میں سے نکالنا بھی پڑا اور جب کاروں کے پہیوں سے کیچڑ اڑتا تھا تو کیچڑ کی بوچھاڑ ہو رہی ہوتی تھی اور پیچھے دھکا لگانے والے کارکنوں کا کیچڑ کی وجہ سے حلیہ بگڑ جاتا تھا۔ لیکن روزانہ رات ڈیڑھ دو بجے تک یہ والنٹیئرز اللہ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کرتے رہے۔

یوگنڈا کے جو وزیر آئے ہوئے تھے جنہوں نے اپنے صدر یوگنڈا کا پیغام بھی پڑھا تھا۔ مجھے انہوں نے کہا کہ مَیں یہ معاونین اور یہ سارے کام کرنے والے کارکنان کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں کہ مختلف طبقات اور علمی قابلیت کے لوگ ہیں اور بغیر کسی دنیاوی فائدہ اور لالچ کے صرف جماعت اور خدا کی خاطر انتہائی محنت اور عاجزی سے ایسے کام کر رہے ہیں جن کو پیسے لے کر بھی شاید بعض لوگ کرنا پسند نہ کریں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ یہی تو احمدیت کی خوبصورتی ہے، یہی تو وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کیا ہے۔ جماعت کے کام کرنے کے لئے ایک عجیب جذبہ ہوتا ہے۔ یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ سامنے کیا ہے۔ کام کا ارادہ کیا اور بس پھر اس میں کود پڑے اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں رہنے والے ہر احمدی میں ہے ہر ملک کی جماعت میں ہے۔ بعض کارکنان اس دفعہ تو بارش کی وجہ سے سارا سارا دن اور ساری ساری رات بارش میں بھیگتے رہے ہیں لیکن اپنے سپرد جو کام تھے ان میں حرج نہیں ہونے دیا۔ بعضوں کے پاس تو برساتیاں بھی نہیں تھیں بلکہ مَیں صدر خدام الاحمدیہ سے کہتا بھی رہا کہ کم از کم ان کو رین کوٹ (RainCoat) لے دیں کیونکہ چھتریاں لے کے تو پھر کام نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن رین کوٹ بھی نہیں مل رہے تھے، بلکہ علاقے کی دکانوں، لندن اور دوسرے شہروں میں جو ربڑ کے فل بوٹ ہوتے ہیں جو ولنگٹن کہلاتے ہیں وہ بھی تقریباً میرا خیال ہے جلسے پر آنے والوں نے بھی اور والنٹیئرز نے بھی خریدے اور تمام دکانوں سے خالی ہوگئے۔ تو ایک فائدہ ولنگٹن کی انڈسٹری کو ہمارے جلسہ سے یہ بھی ہوگیا کہ ان کی بِکری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنان کو بہترین جزا دے اور ان کے ایمان میں مزید ترقی دے اور ان کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق ملے۔

پس آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے تحت کہ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ میں سب کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ان لوگوں کے بھی شکر گزار ہوتے ہیں جن سے انہیں کسی قسم کا فیض پہنچ رہا ہو اور ان معاونین نے اپنے آراموں کو تج کر بعض نے چوبیس گھنٹے لگاتار کام کیا یا شاید چوبیس گھنٹوں میں سے ایک دو گھنٹے سوتے ہوں۔ لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے کام کیا۔ پس جلسہ پر شامل ہونے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کے شکر گزار بنیں اور شکر گزاری کا بہترین طریق یہ ہے کہ ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور اگر کسی سے کوئی غلطی ہوئی بھی ہے کسی کو اس کا تجربہ ہوا ہے تو ان کی غلطیوں کو بھول جائیں۔ چھوٹی بچیاں، عورتیں، مرد سب نے بے نفس ہو کر یہ خدمات سرانجام دی ہیں اور ان کارکنان سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شامل ہونے کی توفیق بخشی اور آپ لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق بخشی۔

یاد رکھیں آئندہ سال کا چیلنج بہت بڑا ہے پس اس جذبے سے ہمیشہ خدمت پر کمر بستہ رہیں اور کبھی اس کو ٹھنڈا نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

ایم ٹی اے کے کارکنان نے بھی چوبیس گھنٹے تمام پروگراموں کو بڑے احسن رنگ میں کوریج دی اس پر بے شمار خطوط جہاں ایم ٹی اے کو آ رہے ہیں وہاں مجھے بھی براہ راست خطوط آ رہے ہیں۔ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی جذبات سے مغلوب ہیں اور شکر گزاری کے جذبات سے بھرے پڑے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان سے بیشمار خطوط آئے ہیں کہ ہم ان کارکنان کے لئے دعا گو ہیں جنہوں نے ہمیں بھی اس روحانی مائدے کے فیض سے محروم نہیں رکھا۔ اور ان کارکنوں کا یہ حال تھا کہ انہوں نے براہ راست پروگرام پہنچانے کے لئے بے تحاشا کام کیا اور انتھک محنت کی۔ لوگوں کا بھی یہی اظہار ہے کہ بعض دفعہ ہمیں لگتا تھا کہ ہم جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پس یہ ایم ٹی اے کے کارکنان بھی جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ بعض کارکن تو مجھے پتہ لگا ہے کئی دنوں سے جاگنے کی وجہ سے کیونکہ سارے نظام کو اس جنگل میں سیٹ کرنا، اس پر وقت لگتا ہے تا کہ بہترین لائیو (Live) پروگرام دنیا کو دکھایا جا سکے۔ تو انہوں نے کئی دن پہلے سے ہی محنت شروع کر دی تھی۔ تو ان میں سے بعض لوگ جاگنے کی وجہ سے اتنے نڈھال ہوگئے تھے اور بعض کی تھکاوٹ کی وجہ سے، نیند کے غلبہ کی وجہ سے بہت بری حالت تھی ایسے بھی تھے جو کیچڑ میں گر گئے اور پتہ نہیں چلا کہ گرے ہیں اور وہیں کیچڑ میں پڑے سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ساتھیوں نے دیکھا تو زمین پہ گرا پڑا ہے۔ اٹھا کر لائے پوچھا کیا ہوا ہے؟ کہ مَیں تو فلاں کام کے لئے نکلا تھا۔ یہ مجھے نہیں پتہ کہ پیر پھسلا ہے یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے گرا ہوں مجھے تو بہرحال پتہ نہیں لگا۔ لیکن وہاں جب گرے تو وہیں پڑے پڑے کھلے موسم میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیا یہ نمونے کسی دنیاوی مقصد کے لئے دکھائے جاتے ہیں۔ پس ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے بھی بہت دعائیں کریں اور یہی ان کی شکر گزاری ہے۔ اکثریت ان میں سے والنٹیئرز کی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے یوگنڈا کے غیر از جماعت وزیر صاحب جو مہمان آئے ہوئے تھے کی مثال دی ہے اسی طرح بعض پروفیسر اور افسران دوسرے ممالک سے بھی آئے ہوئے تھے جو احمدی نہیں ہیں۔ کرغیزستان، قزاقستان، نائیجیریا، مراکش اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے تھے۔ تو سب سے مَیں نے ملاقات میں ان کے تاثرات پوچھے تھے، ہر ایک جلسے کے انتظام اور پروگرام سے بہت متاثر ہوا ہے اور یہی کہا ہے کہ جو اسلام تم پیش کرتے ہو حقیقت میں یہی اسلام ہے۔ ایک پروفیسر کرغیزستان کے تھے، ان کا یہ تاثر تھا کہ اس موسم نے تم لوگوں کو کیا ڈسٹرب کرنا ہے۔ اگر تم ان لوگوں کو کہو کہ مارکی کی بجائے باہر جا کر کیچڑ میں سجدہ کریں تو یہ سب لوگ باہر جا کر کیچڑ میں بھی سجدے کریں گے اور نمازیں پڑھیں گے ان کو کسی چیز کی پرواہ نہیں۔ یہ چیز ایسی ہے جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ (میرا خیال ہے کہ کرغیزستان کے نہیں بلکہ کسی اور ملک کے تھے) بہرحال یہ ان کا تاثر تھا۔

پس یہ باتیں ہمیں شکر گزاری میں بڑھاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی قوت قدسی عطا فرمائی جس کی وجہ سے آپؑ کو اطاعت اور قربانی کے نمونے دکھانے والی جماعت عطا ہوئی۔ اس دفعہ امریکہ سے بھی مقامی امریکن احمدیوں کا وفد آیا تھا۔ کافی بڑا وفد تھا، اکثریت ایفرو امریکن کی تھی۔ بعض نئے احمدی بھی اس میں شامل تھے، بالکل نوجوان بھی تھے جلسے کے نظارے دیکھ کر اور مجھ سے مل کر جو جذبات سے مغلوب ہو جاتے تھے وہ ایک عجیب نظارہ ہوتا تھا۔ اپنے ملک میں بھی جلسہ دیکھتے ہیں لیکن ان کا بیان ہے کہ اس جلسہ کا اثر ہی کچھ اور تھا جو ابھی تک ہم محسوس کر رہے ہیں۔ ان کو اس جلسہ کا ماحول ہی بالکل مختلف لگا ہے۔ پھر موسمی حالات کے باوجود شامل ہونے والوں اور خاص طور پر کارکنوں کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ان میں بھی ایک نئی روح پیدا ہوئی ہے۔ محبت اور بھائی چارے میں بڑھے ہونے کے نظاروں کے بھی ہر ایک کے اپنے تجربات ہیں جن کا بیان بہت لمبا ہے اور مشکل بھی ہے کیونکہ یہ سب ایسی باتیں ہیں جو محسوس کی جا سکتی ہیں ان کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔

اسی طرح مجھے کینیڈا سے آئے ہوئے امیر صاحب کینیڈا نے بھی لکھا کہ موسم کی شدت کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ لوگ کم آئیں گے لیکن مَیں نے دیکھا کہ اس طرح ہی حاضری ہے۔ عورتیں بھی جو اپنے چھوٹے بچوں کو بچوں کی گاڑی میں بٹھا کے جا رہی تھیں، پاس سے کاریں گزرتی تھیں کیچڑ اور پانی کے چھینٹے

اچھل کران پر پڑتے تھے لیکن انہوں نے پرواہ نہیں کی اور اللہ کے فضل سے جلسے کے پروگرام کے لئے شامل ہوئیں۔ مجھے بھی کسی نے کہا کہ خواتین نہیں آئیں گی، بہت کم آئیں گی۔ تو میرا یہی جواب تھا کہ صرف وہ جو اپنا زیور اور کپڑے دکھانے کے لئے شامل ہوتی ہیں وہ نہیں آئیں گی باقی اللہ کے فضل سے تمام عورتیں شامل ہوں گی۔

تو بہرحال یہ جلسہ اپنی تمام برکات سے مستفیض کرتے ہوئے گزر گیا۔ ہر احمدی کو جو کسی بھی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کیونکہ یہ شکر گزاری ہی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے مزید انعاموں کا وارث بنائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا وعدہ قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم:8) یعنی اے لوگو اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

پس ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ کے شکر گزار بنے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انعاموں کو مزید بڑھاتا چلا جائے اور آئندہ سال پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں سے نوازے اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور اس جلسہ کے تجربات سے صرف UK کی جماعت ہی فائدہ نہ اٹھائے بلکہ تمام دنیا کی جماعتیں اور ان کی جماعتی انتظامیہ کو بھی اس حوالے سے جائزے لینے چاہئیں کیونکہ دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا بھی عقلمندی ہے اور اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ مَیں نے کہا خلافت جوبلی کے جلسے منعقد ہونے ہیں جن میں انتظامات کی بھی وسعت ہوگی۔ یہاں کی انتظامیہ تو اپنی کمیوں اور غلطیوں کو لال کتاب میں اس جلسہ کے لئے (جو ہر جماعت میں بنائی جاتی ہے) لکھ لے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا مداوا بھی کرے گی۔ لیکن دوسرے لوگ جو یہاں نمائندے آتے ہیں ان کو بھی اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ انہیں بھی اپنی اصلاح کے لئے ان باتوں کو نوٹ کر لینا چاہئے تا کہ آئندہ سال جیسا کہ مَیں نے کہا جلسوں میں جو وسعت ہوگی اس میں بہترین انتظام ہوگا۔ خاص طور پر جن ملکوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مَیں جلسوں میں شامل ہوں گا ان کے انتظامات زیادہ وسعت کے متقاضی ہوں گے۔ تو زیادہ پہلوؤں پر غور کرنا ہوگا۔ اس لحاظ سے بھی تمام دنیا کی جماعتیں بھی جائزے لیں اور ان جلسوں کا جو مقصد ہے وہ ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

ہمیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر احمدی کو چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں بس رہا ہے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھے کہ تقویٰ پیدا ہوگا تو شکر گزاری کے جذبات بھی بڑھیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (آل عمران:124) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم شکر گزار بنو۔ پس حقیقی شکر گزار بھی وہی ہو سکتا ہے جو اللہ کا خوف رکھتا ہو۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ اس بات کا فہم وادراک رکھتا ہو۔ اور اس جلسے میں شمولیت کا فائدہ بھی تبھی ہوگا جب اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ جب ہم اس طرح زندگیاں گزاریں گے تو حقیقی شکر گزار بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مزید انعامات اور برکات حاصل کرنے والے ہوں گے اور پہلے سے بڑھ کر ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کی بارش ہم پر ہو گی، انشاء اللہ۔

پس پھر مَیں کہتا ہوں کہ ہر احمدی اس بات پر شکر گزار ہو کہ اس نے مسیح موعود کا زمانہ پایا جس کا انتظار کرتے لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ علیہ السلام کے بلانے پر اس جلسے میں آئے اور شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو اترتے ہوئے دیکھا۔ کام کرنے والوں کے اخلاص و وفا کو دیکھا، غیروں کو متاثر ہوتے دیکھا۔ شکر گزاری کے یہ جذبات جتنے بڑھیں گے اور تقویٰ میں ترقی کے ساتھ شکر گزاری جتنی زیادہ ہوگی اتنے ہی اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سمیٹنے والے بنتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ شکر گزاری کی حقیقی روح کو سمجھنے والے ہوں۔

بقیہ: خلافت راشدہ از صفحہ نمبر4

فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَا ذَا تُعَهِّدُ اِلَيْنَا۔ فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَتَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد4 صفحہ 127۔ المکتب الاسلامی بیروت)

عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہو چکے تو آپؐ نے ہمیں ایک وعظ کیا۔ وہ وعظ ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ اس سے ہمارے آنسو بہنے لگ گئے اور دل کانپنے لگے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! معلوم ہوتا ہے یہ الوداعی وعظ ہے۔ آپ ہمیں کوئی وصیت کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ لوگوں میں بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے پس ایسے وقت میں میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تم میری سنت اور میرے بعد میں آنے والے خلفاء الراشدین کی سنت کو اختیار کرنا۔ تَمَسَّكُوْا بِهَا تم اس سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے اسی طرح اس سنت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستے کو نہ چھوڑنا جو میرا ہے یا میرے خلفائے راشدین کا ہوگا۔ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ اور تم نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ کیونکہ ہر وہ نئی بات جو میری اور خلفاء راشدین کی سنت کے خلاف ہوگی وہ بدعت ہوگی اور بدعت ضلالت ہوا کرتی ہے۔

ان دونوں قسم کے حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اُوْلِی الْاَمْر دو قسم کے تسلیم کئے ہیں۔ ایک دُنیوی اور ایک دینی اور اسلامی۔ دُنیوی امراء کے متعلق اطاعت کا حکم ہے مگر ساتھ ہی کُفر بواح کا جواز بھی رکھا ہے اور اس صورت میں بشرطیکہ برہان ہو قیاس نہ ہو ان کُفر یہ امور میں ان کی اطاعت سے باہر جانے کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ گو بعض اسلامی علماء نے جیسے حضرت محی الدین ابن عربی ہیں اس بارہ میں بھی اتنی احتیاط کی ہے کہ وہ کہتے ہیں ایسی صورت میں بھی صرف علیحدگی کا اعلان کرنا جائز ہے بغاوت کرنا پھر بھی جائز نہیں۔ مگر ایک دینی اور اسلامی اُوْلِی الْاَمْر بتائے ہیں جن کے بارہ میں ہمیں حَکم نہیں بنایا بلکہ انہیں اُمت پر حَکم بنایا ہے اور فرمایا ہے جو کچھ وہ کریں وہ تم پر حجت ہے اور ان کے طریق کی اتباع اسی طرح ضروری ہے جس طرح میرے حکم کی۔ پس حاکم دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دُنیوی ہیں اور جن کے متعلق اس بات کا امکان ہے کہ وہ کُفر کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق تو یہ حکم دیا کہ تم ان کی اطاعت کرتے چلے جاؤ، ہاں جب ان سے کُفر بواح صادر ہو تو الگ ہو جاؤ۔ مگر دوسرے حکام وہ ہیں جو غلطی کر ہی نہیں سکتے ان کے متعلق یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہمیشہ ان کی سنّت اور طریق کو اختیار کرنا چاہئے اور کبھی ان کے راستہ سے علیحدہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اگر کبھی تمہیں یہ شبہ پڑ جائے کہ تمہارے عقائد درست ہیں یا نہیں تو تم اپنے عقائد کو خلفائے راشدین کے عقائد کے ساتھ ملاؤ۔ اگر مل جائیں تو سمجھ لو کہ تمہارا قدم صحیح راستہ پر ہے اور اگر نہ ملے تو سمجھ لو کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو۔

خلفائے راشدین اُمت کے لئے ایک میزان ہیں

گویا خلفائے راشدین ایک میزان ہیں جن سے دوسرے لوگ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کا قدم صحیح راستہ پر ہے یا اس سے منحرف ہو چکا ہے۔ جیسے دوسیر کا بٹہ ایک طرف ہو اور مولیاں گاجریں دوسری طرف تو ہر شخص ان مولیوں گاجروں کو ہی دوسیر کے بٹہ کے مطابق وزن کرے گا، یہ نہیں ہوگا کہ اگر پانچ سات مولیاں کم ہوں تو بٹے کو اُٹھا کر پھینک دے اور کہہ دے کہ وہ صحیح نہیں۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم خلفائے راشدین کے اعمال کا جائزہ لو اور دیکھو کہ وہ تمہاری عقل کے اندر آتے ہیں یا نہیں اور وہ تمہاری سمجھ کے مطابق خدا اور رسول کے احکام کے مطابق ہیں یا نہیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اگر تمہیں اپنے متعلق کبھی یہ شبہ پیدا ہو جائے کہ تمہارے اعمال خدا اور اس کے رسول کی رضا کے مطابق ہیں یا نہیں تو تم دیکھو کہ ان اعمال کے بارہ میں خلفائے راشدین نے کیا کہا ہے۔ اگر وہ خلفائے راشدین کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہوں گے تو درست ہوں گے اور اگر وہ ان کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نہ ہوں گے تو غلط ہوں گے۔

پس خدا اور رسول کا وہ حکم جس کی طرف بات کو لوٹانے کا ارشاد ہے یہی احکام ہیں جن کو میں نے بیان کیا ہے۔ یعنی تم یہ دیکھو کہ جن حکام سے تمہیں اختلاف ہے وہ کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آیا وہ دُنیوی حُکّام میں سے ہیں یا خلفائے راشدین میں سے۔ اگر وہ دُنیوی حُکّام ہیں تو حتی الوسع ان کی اطاعت کرو۔ ہاں اگر وہ کسی نص صریح کے خلاف عمل کرنے کا حکم دیں تو تمہارا حق ہے کہ ان کی غلطی پر انہیں متنبہ کرو، انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرو اور انہیں بتاؤ کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو اور اگر نہ مانیں اور کفر بواح کا ارتکاب کریں مثلاً نماز پڑھنے سے روک دیں یا روزے نہ رکھنے دیں تو تمہیں اس بات کا اختیار ہے کہ ان کے اس قسم کے احکام ماننے سے انکار کر دو اور کہو کہ ہم نمازیں پڑھیں گے، ہم روزے رکھیں گے، تم جو جی میں آئے کر لو لیکن اگر وہ اُوْلِی الْاَمْرِ خلفائے راشدین ہوں تو پھر سمجھ لو کہ وہ غلطی نہیں کر سکتے۔ وہ جو کچھ کریں گے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوگا اور اللہ تعالیٰ انہیں اسی راہ پر چلائے گا جو اس کے نزدیک درست ہوگا۔ پس ان پر حَکَم بننے کی بجائے اُن کو اپنے اوپر حَکَم بناؤ اور ان سے اختلاف کر کے اللہ تعالیٰ سے اختلاف کرنے والے مت بنو۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

بقیہ:رپورٹ جلسہ سالانہ کینیڈا
از صفحہ نمبر 16

Mississauga دسویں بار مسس ساگا شہر کی مئیر منتخب ہوئی ہیں۔ 1986ء میں پہلی مرتبہ ہمارے جلسہ سالانہ پر تشریف لائی تھیں اور اُس کے بعد سے ہر سال جلسہ میں شامل ہوتی ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے گہرا تعلق رکھتی تھیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مَیں اپنی پسندیدہ مسلم جماعت کی جانب سے یہ ایوارڈ حاصل کر کے بہت فخر محسوس کرتی ہوں۔ جماعت احمدیہ سے میرا تعلق بہت پرانا ہے۔ میں اس جماعت کو برسوں سے جانتی ہوں۔ آپ نے کہا کہ آپ کی جماعت انتہائی پُر امن طریقے سے کینیڈا کی ترقی میں شامل ہے۔ میں سمجھتی ہوں اگر اسلام کے بنیادی ارکان پر عمل کیا جائے تو دنیا یکسر بدل سکتی ہے۔

❁......مکرم مولانا مختار احمد چیمہ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے قدیم صحیفوں سے ان پیش گوئیوں کو بیان فرمایا جن میں آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا ذکر پایا جاتا ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث النبی ﷺ بیان کیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر دلالت کرتی ہیں۔

❁...... Hon. Dr. Jack Layton, Leader of NDP جو ممبر پارلیمنٹ اور نیو ڈیموکریکٹ پارٹی کے قائد ہیں اور ایک نامور پروفیسر اور محقق ہیں۔ آپ نے ہمارے جلسہ گاہ کے بینر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا Love for all and hatred for none (محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں) بہت خوبصورت ہے۔ اور آپ واقعی بہت محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ نے مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب کی تقریر "مسیح کی آمد قدیم صحیفوں کی روشنی میں" بڑے غور سے سنی اور اس کا ایک حوالہ فوراً اپنے Blackberry پر محفوظ کر لیا اور کہا کہ مجھے قرآن کریم کا یہ حوالہ بہت ہی پسند آیا ہے جس میں یہ آتا ہے کہ تم میں سے سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یعنی اللہ کی نظر میں وہی سب سے بہتر ہے جس کے اعمال بہتر ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر کینیڈین کلچر اس مقدس اصول پر کار بند ہو جائے تو ہمارے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

❁......مکرم بیرسٹر میاں احمد ندیم صدیق صاحب نے اسلام میں عورت کے بارے میں قوانین بیان کئے۔ انہوں نے اس بات کو ثابت کیا کہ جس طرح اسلام نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا دنیا کے دیگر مذاہب اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتے۔

❁...... جناب گوربخش سنگھ ملہی جو اُسی حلقہ کی چودہ سال سے نمائندگی کر رہے ہیں جہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے، آپ نے اپنے مختصر خطاب میں اِس امر پر اپنی خوشی کا اظہار کیا کہ یہ جلسہ سالانہ کئی سالوں سے اُن کے حلقہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ جماعت کے اخلاص و محبت کی تعریف کی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

❁...... Hon. John Tory, Leader of Opposition, Parliament of Ontario صوبہ کی پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف کا قلمدان سنبھالے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں مقامی اداروں اور پولیس کے محکمے میں آپ کی کمیونٹی کا ذکر بڑے فخر سے ایک مثالی جماعت کے طور پر کرتا ہوں۔ آپ سماجی ذمہ داریوں کو انتہائی خاموشی سے سنبھال لیتے ہیں۔ یہ طریقہ ہم سب کو اپنانا چاہئے اور آپ کی تقلید کرنی چاہئے۔ آپ نے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں کے اصولوں پر کام کرتا ہے اور جو لوگ اِس کے علاوہ باتوں کا پرچار کرتے ہیں وہ اسلام کی صحیح نمائندگی نہیں کرتے۔

❁......مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے بنی نوع انسان کی خدمات کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا کے کردار پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث النبی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کو پیش کیا کہ ہمیں کس طرح بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہئے خاص طور پر جب وہ کسی مصیبت اور آفات میں گھرے ہوئے ہوں۔ چنانچہ آپ نے تعلیمی وظائف کے علاوہ سیلاب، طوفان، زلزلے، غریب ممالک، مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے ان خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا جو جماعت احمدیہ کینیڈا نے پیش کیں اور ساتھ ساتھ ان کی ویڈیو بھی دکھائی۔

❁......مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے تازہ ترین کتب پر تبصرہ فرمایا اور احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ نہ صرف یہ کتابیں خریدیں بلکہ ان کا مطالعہ بھی کریں تا کہ ان کے دینی علم میں اضافہ ہو۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس سات بجے اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اجلاس شبینہ

رات ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی صدارت میں اجلاس شبینہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور عربی قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ کے چار اشعار منتخب کئے گئے جن کے سات مختلف زبانوں میں تراجم پیش کئے۔ مکرم حافظ صاحب موصوف نے صدارتی خطاب میں دعوۃ الی اللہ کے پر حکمت طریق کے متعلق بصیرت افروز تقریر کی اور اس حوالہ سے سیرۃ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ مکرم حافظ صاحب موصوف کی تقریر کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے پیش کیا۔ دعا کے بعد دس بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

تیسرا دن بروز اتوار مورخہ یکم جولائی 2007ء

آج کا دن کینیڈا کی یوم آزادی کا دن تھا اور داعین الی اللہ اور احباب جماعت کے ذاتی تعلقات اور روابط سے سینکڑوں مہمانوں کو اس اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس لئے اس خاص پہلو سے اس اجلاس کے انتظامات کئے گئے تھے۔ آج کے دن سب سے زیادہ تعداد میں احباب و خواتین اجلاس میں شرکت کرتے ہیں جن میں ایک اچھی خاصی تعداد مہمانوں کی ہوتی ہے۔

یہ اجلاس دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ صبح ساڑھے دس بجے پہلا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے کی۔ تلاوت، نظم اور ترجموں کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁......مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نے عرفان الٰہی کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ اور عبادت کے تصور کو بیان کیا۔ نیز خدا تعالیٰ کے بارے میں بعض مفکرین کے نقطہ ہائے نظر پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے آخر پر کہا کہ اسلام میں خدا تعالیٰ اور عبادت کا تصور سب سے اعلیٰ، ارفع اور جامع ہے۔

❁......مکرم صبیح احمد ناصر صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا نے علم انعامی اور اول، دوم سوم، چہارم اور پنجم آنے والی مجالس کے لئے قواعد وضوابط اور معیار بیان کئے اور ان کا اعلان کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن کے قائد صاحب کو علمِ انعامی اور امتیاز حاصل کرنے والی دیگر مجالس کے قائدین اور ناظمین کو مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خصوصی اسناد عطا فرمائیں۔

❁......مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب، چیئرمین تعلیم ایوارڈ کمیٹی کینیڈا نے چونتیس (34) طلبا اور چھیاسٹھ (66) طالبات کے نام پیش کئے جنہوں نے 2005ء اور 2006ء کے تعلیمی سالوں میں غیر معمولی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ جب کہ 2006ء میں چھ (6) حضرات نے فنی اور تکنیکی میدانوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس طرح کل 106 امیدوار اسناد کے مستحق قرار پائے۔ 34 طلباء اور 6 حضرات کو مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خصوصی اسناد عطا کیں۔ جبکہ 30 جون 2007ء بروز ہفتہ کو شام کے اجلاس میں مستورات کے جلسہ گاہ میں چھیاسٹھ (66) طالبات کے نام پیش کئے گئے اور انہیں محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ نے اسنادِ خصوصی عطا فرمائیں۔

بارہ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت جماعت احمدیہ کینیڈا کے امیر مکرم ملک لال خان صاحب نے کی۔

یکم جولائی کو ملک بھر میں یوم کینیڈا بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کے تحت جماعت احمدیہ کینیڈا نے بہت اعلیٰ پیمانے پر اس تقریب کا انعقاد کیا۔ اس شاندار تقریب میں واقفین نو بچے اور بچیوں نے شرکت کی اور قومی پرچم کے رنگ میں لباس پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے نہایت خوبصورت آواز میں قومی ترانہ پڑھا۔ جس کے احترام میں تمام حاضرین اور مہمانان گرامی کھڑے ہو گئے۔

ایک بچی عزیزہ شبیبہ فاطمہ جوئیہ سلمہا نے قرآن کریم کے حوالہ سے وطن سے محبت اور ایک بچے عزیزم سید محمد انصر داؤد سلمہ نے حدیث النبی ﷺ کی روشنی میں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم ایاز محمود خان نے وطن سے محبت کے موضوع پر مختصر تقاریر کیں۔ جب کہ ہمارے ایک بزرگ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے کینیڈا کو اپنا وطن اپناتے ہوئے اپنے تاثرات بیان کئے۔ یہ شاندار اور وجد آفرین تقریب جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے موقع پر منعقد ہوئی جس میں ملک بھر کے خصوصی مہمانان گرامی کثیر تعداد میں شامل تھے انہوں نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا اور اپنی تقاریر میں خوب سراہا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے موقع پر تینوں دن اور مختلف اجلاسوں میں وفاقی، صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، سفارت خانوں کے قونصلرز، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں نے بھی شرکت کی اور حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت، امن وسلامتی، صلح و آشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

❁......مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے جنت ارضی کے قیام پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مومن سے دو جنتوں کا وعدہ ہے۔ ایک ارضی جنت کا اور دوسرا اخروی جنت کا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب سے پہلے اپنے گھر کا جائزہ لیں اور اسلامی اقدار، عقائد، روایات کا خیال رکھیں۔ نیز اس بات کا جائزہ لیں کہ ہماری تخلیق کا کیا مقصد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں قرآن کریم اور احادیث النبی ﷺ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کس طرح اس دنیا میں ارضی جنت قائم کر سکتے ہیں۔ آپ نے خاص طور پر ان امور کی طرف توجہ دلائی جو گھروں کے سکون کو پامال کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعض دیگر مہمانوں کا تعارف کروایا جنہیں وقت کی کمی کے باعث خطاب کا موقع نہیں مل سکا۔ اس کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دوپہر پونے دو بجے اجتماعی دعا کروائی۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے حصہ میں صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا سمیت بہت سی دیگر خواتین نے نہایت علمی اور تحقیقی تقاریر کیں۔

مورخہ 30 جون 2007ء کو شام کے اجلاس میں چھیاسٹھ (66) طالبات کے نام پیش کئے گئے جنہوں نے 2005ء اور 2006ء کے تعلیمی سالوں میں غیر معمولی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ان طالبات کو محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ نے خصوصی اسناد عطا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو کا وسیع وعریض حصہ سرسبز وشاداب میدانوں اور رنگارنگ پھولوں کی کیاریوں سے لدا ہوا تھا اور بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز اور اس کے گردونواح احمدیہ دارالسلام یعنی پیس ویلج اپنی جگمگاتی ہوئی روشنیوں سے بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ مسجد بیت الاسلام کی خوبصورتی جہاں اپنی جگہ لاثانی اور بے نظیر تھی وہاں مسجد کے ہر طرف روشنیوں کے جگ مگ کرتے ہوئے بلبوں نے اس کی رونق اور حسن کو اور بھی دوبالا کر دیا۔

جلسہ کے مبارک ایام میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نمازیں التزام کے ساتھ ادا کی گئیں جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد بیت الاسلام میں تہجد کی نماز باقاعدگی سے ہوتی رہی اور درس کا بھی التزام رہا۔ الغرض ان ایام میں سارا وقت دعاؤں، عبادات، ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر گہرا نیک اثر پڑا۔ سامعین حضرات نے بڑے انہماک اور دلجمعی کے ساتھ جلسے کی تمام کاروائی سنی اور علماء کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔

اس طرح یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ بہت ہی کامیاب رہا اور تمام احباب وخواتین بہت ہی اچھے تاثرات لے کر اپنے گھروں کو لوٹے اور یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی خیر وبرکت اور دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں کی کاروائی اور مہمانوں کے انٹرویوز کو کینیڈین میڈیا نے جلی سرخیوں سے مع تصاویر شائع کئے اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی بھرپور کوریج دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان کو جزائے جزیل عطا کرے جنہوں نے دن رات بڑے اخلاص، محبت، ایثار اور قربانی کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ اور اسی طرح جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ دعاؤں کا وارث بنائے اور یہ بابرکت جلسہ ہم سب کے لئے رشد وہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد
ایمان، یقین اور معرفت میں ترقی

(حیدر علی ظفر۔ مبلغ انچارج جرمنی)

حضرت مسیح موعودؑ نے اذنِ الٰہی سے 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی۔آپ نے بار بار اس کی عظمت اور برکت کا اپنی تحریرات میں ذکر فرمایا ہے۔ایک جگہ فرمایا:

’’ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدحق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘(اشتہار 7/دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ341)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا اہم حصّہ ہے۔ یہ خداتعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے جس جلسہ کی بنیاد رکھی تھی اس کے تتبّع اور پیروی میں مختلف جماعتیں بھی اپنے ہاں جلسے منعقد کرتی ہیں۔ان جلسوں کے اغراض و مقاصد بھی وہی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمائے ہیں۔ان اغراض و مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ:

’’ اوراس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔‘‘

(روحانی خزائن جلد نمبر4صفحہ352)

اِس مضمون میں خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی رُو سے ایمان،یقین اور معرفت کے بارے میں کچھ عرض کرے گا۔ایمان کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :

’’ خداتعالیٰ پر پورا ایمان ہوتو انسان کے دل میں خوف اور خشیت بھی ہوتی ہے۔جیسے ایمان کم ہوتا ہے ویسے ہی خشیت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد5صفحہ175.جدید ایڈیشن)

’’ ایمان کوئی آسان سی بات نہیں ۔جب تک انسان مر ہی نہ جاوے تب تک کہاں ہوسکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر5صفحہ561.جدیدایڈیشن)

ایمان کامل کے حصول کی اہمیت

ایمان کامل کس قدر ضروری ہے۔اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

’’ سواُٹھو ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جَلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد5صفحہ272-271)

ایمان کسے کہتے ہیں۔اس بارے میں حضورؑ فرماتے ہیں:

’’ ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اُس حالت میں مان لینا کہ جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک وشبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیّا ہونے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کرلیتا ہے وہ حضرت احدیّت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفتِ تامّہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اُس کو پلایا جاتا ہے۔اسی لئے ایک مردِ متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سُن کر ہر ایک پہلو پر ابتداء امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصّہ جو کسی مامور من اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے اُسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرالیتا ہے اور وہ حصّہ جو سمجھ نہیں آتا اُس میں سنّتِ صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے۔ اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اُٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔تب خداتعالیٰ اُس کی حالت پر رحم کرکے اور اس کے ایمان پر راضی ہوکر اور اُس کی دُعاؤں کو سن کر معرفتِ تامّہ کا دروازہ اُس پر کھولتا ہے۔اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اُس کو پہنچاتا ہے۔‘‘

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد14صفحہ261)

✲...... انسان کو اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہئے۔اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :

’’ اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اُس شخص کو یعنی مسیح موعودؑ کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔اس لئے اب اپنے **ایمانوں کو خوب مضبوط کرو** اور اپنی راہیں درست کرو۔اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔‘‘

(اربعین روحانی خزائن جلد17صفحہ442)

✲...... انسانی زندگی کا بڑا مقصد پاکبازی ہے۔یہ کیسے حاصل ہوسکتی ہے، حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اسی وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد20صفحہ287)

✲...... ایمان لانے والے لوگ خداتعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔حضورؑ فرماتے ہیں:

’’ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد20صفحہ309)

ایمان کا ایک اعلیٰ نمونہ

✲...... ایمان کے ایک اعلیٰ نمونے کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:

’’ **صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔** تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اُس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے۔اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔ **بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔** دنیوی عزّت اور منصب اور تنعّم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ **اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔** عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مرگیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا...... میں بار بار کہتا ہوں کہ اس پاک نمونہ پر غور کرو کیونکہ اس کی شہادت یہی نہیں کہ **اعلیٰ ایمان کا ایک نمونہ** پیش کرتی ہے بلکہ یہ خداتعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3صفحہ512-511)

✲...... ’’ وہ ایک اُسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں ......حالانکہ اُن کی زندگی ایک تنعّم کی زندگی تھی۔ مال ،دولت ، جاہ وثروت سب کچھ موجود تھا اور اگر وہ امیر کا کہنا مان لیتے تو ان کی عزّت اَور بڑھ جاتی مگر انہوں نے ان سب پر لات مار کر اور دیدہ دانستہ بال بچّوں کو کچل کر موت کو قبول کیا۔انہوں نے بڑا تعجب انگیز نمونہ دکھلایا ہے اور اس قسم کے ایمان کو حاصل کرنے کی کوشش ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ **جماعت کو چاہئے کہ اس کتاب (تذکرۃ الشہادتین) کو بار بار پڑھیں اور فکر کریں اور دُعا کریں کہ ایسا ہی ایمان حاصل ہو۔‘‘**

(تذکرۃ الشہادتین ملفوظات جلد3 صفحہ496-497)

اُس (صاحبزادہ عبداللطیف ۔ناقل) کی ایمانی قوّت اِس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اُس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہہ دوں تو مَیں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہہ ناقص نہ ہو۔

(روحانی خزائن جلد20صفحہ10)

ایمان کا تعلق اعمال سے ہے

✲...... انسان کے اعمال کا تعلق ایمان سے ہے۔جس قدر وہ ایمان میں بڑھے گا اُسی قدر اعمال کی درستگی ہوگی۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’ یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خداتعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اُسی قدر اعمالِ صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اُس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کرلیا جائے اُسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔خداتعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہوسکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ504جدید ایڈیشن)

✲...... پھر خداتعالیٰ کے وجود پر ایمان اور اُسکی عظمت کو دلوں میں بٹھانے کے لئے ارشاد فرمایا:

’’ خدا کی عظمت اور ہیبت کا وہ یقین چاہئے جو غفلت کے پردوں کو پاش پاش کردے اور بدن پر ایک لرزہ ڈال دے اور موت کو قریب کرکے دکھلا دے اور ایسا خوف دل پر غالب کرے جس سے تمام تار وپَود نفسِ امّارہ کے ٹوٹ جائیں اور انسان ایک غیبی ہاتھ سے خدا کی طرف کھینچا جائے اور اُس کا دل اس یقین سے بھر جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے جو بے باک مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑتا۔‘‘

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23صفحہ307)

یقین جیسی کوئی چیز نہیں

یقین کے بارے میں فرمایا کہ اِس جیسی کوئی چیز نہیں۔آپؑ فرماتے ہیں:

’’ اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سُنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں ۔یقین ہی ہے جو گناہ سے چُھڑاتا ہے۔یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوّت دیتا ہے۔یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو؟ کیا تم جذباتِ نفس سے بغیر یقینی تجلّی کے رُک سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلّی پاسکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کرسکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کرسکتے ہو؟............ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پاگئے ہیں کیونکہ وُہی گناہ سے نجات پائیں گے۔مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو؟ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہِ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسلِ انسانی کو معدوم کررہی ہے؟ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر، یا بجلی پر، یا شیر پر، یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کرکے سزا کی راہ اختیار کرسکو یا صدق ووفا کا اُس سے تعلق توڑ سکو۔

اَے وَے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بُلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

اُن پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہانتک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ اور ہر ایک کفّارہ جُھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چُھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے .... جس طرح انسان نفسانی لذّات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذّات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حُسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔‘‘

(کشتیٔ نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ66-68)

❁...... ہمارا ایمان شک و شبہ سے بالا ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل اور پختہ یقین ہونا چاہیئے۔ جو کہ پاک زندگی کے حصول کیلئے ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’پس دُنیا میں سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے باقی لوگ اِسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوئے ہیں بھلا بتلاؤ کہ ظن بھی کچھ چیز ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دُنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارِق عادت کشش سے کھنچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پُورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریا کاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسا ہی دُنیا کی دولت اور حشمت اور اُس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پروا ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔ اَب بتلاؤ اے مسلمان کہلانے والو کہ ظلماتِ شک سے نورِ یقین کی طرف تم کیونکر پہنچ سکتے ہو۔ یقین کا ذریعہ تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْر کا مصداق ہے۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد18 صفحہ469-470)

یقین کی برکات اور معرفت الٰہی

حضرت مسیح موعودؑ یقین کی برکات اور معرفتِ الٰہی کے بارے میں مزید فرماتے ہیں:

’’یقین اپنے نوروں کے سمیت آتا ہے۔ کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا ہے مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اُس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا۔ اے غافلو یقین کے بغیر کوئی عمل آسمان پر جا نہیں سکتا اور اندرونی کدورتیں اور دل کی مہلک بیماریاں بغیر یقین کے دُور نہیں ہوسکتیں۔ جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو یہ رسمِ اسلام ہے نہ حقیقتِ اسلام۔ حقیقی اسلام سے شکل بدل جاتی ہے اور دل میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے اور سفلی زندگی مر جاتی ہے اور ایک اور زندگی پیدا ہوتی ہے جس کو تم نہیں جانتے۔ یہ سب کچھ یقین کے بعد آتا ہے اور یقین اُس یقینی کلام کے بعد جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ خدا، خدا کے ذریعہ سے ہی پہچانا جاتا ہے نہ کسی اور ذریعہ سے۔ تم میں سے کون ہے جو اپنے ہمکلام کو شناخت نہیں کر سکتا۔ پس اسی طرح مکالمات کی حالت میں معرفت میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔‘‘

(نزول المسیح صفحہ94۔ روحانی خزائن جلد18 صفحہ472)

اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھ لیا ہے۔

❁...... یقین قرب الٰہی کے حصول اور گناہوں سے رہائی کا ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے ساتھ تعلق جوڑنے اور اُس کا دامن پکڑنے کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے تو وہ یقین ضرور اُسے گناہ سے بچالے گا۔ اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اُس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دُور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اُس کا اصل سبب عدم یقین ہے۔ کاش! میں کس دَف کے ساتھ اِس کی منادی کروں کہ گناہ سے چھوڑانا یقین کا کام ہے۔ جھوٹی فقیری اور مَشِیْخَتُ سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے۔ خدا کو دِکھلانا یقین کا کام ہے۔ وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مُردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے اور وہ پَر جو آسمان کی طرف اُڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو کہ اُس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے۔ اور وہ مَرْکَب یقین ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا .... اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اُس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد18 صفحہ474-475)

❁...... یقین محکم کے بارے میں آپ کا بیان ایسا اعلیٰ درجہ کا ہے جیسے قیمتی موتیوں کی ایک خوبصورت مالا ہے۔ جس کے پڑھنے اور سُننے سے ایک عجیب روحانی لذت ملتی ہے اور انسان کو اپنی زندگی میں عملی انقلاب لانے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کس قدر تمنّا تھی اور تڑپ تھی کہ افرادِ جماعت کے اندر صفتِ یقین پیدا ہو جائے۔ اس کا اندازہ اس شعر سے بھی ہوتا ہے فرمایا:

چہ خُوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

کامل معرفت کے حصول کا طریق

❁...... پھر کامل معرفت کی اہمیت اور اُس کے حصول کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو لوگ سچے دل سے خدا کے طالب ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسّر آسکتی ہے اور خدا کو خدا کے ساتھ ہی شناخت کر سکتے ہیں اور خدا اپنی حجت آپ ہی پوری کر سکتا ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں اور انسان کبھی کسی حیلہ سے گناہ سے بیزار ہو کر اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ معرفت کاملہ حاصل نہ ہو۔ اور اِسجگہ کوئی کفارہ مفید نہیں اور کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اُس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے۔ اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں۔ کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس وخاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ غرض انسان نہ بدی سے رُک سکتا ہے اور نہ محبت میں ترقی کر سکتا ہے جب تک کہ کامل معرفت اُس کو نصیب نہ ہو اور کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دیئے جائیں۔‘‘

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ7)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

’’سعادت اِسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اُسی کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے اور اس کی عین موجودگی کا تصوّر دل میں رکھ کر ہر ایک بدی اور ناراستی سے پرہیز کیا جاوے یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ313۔ جدید ایڈیشن)

کمال معرفت

❁...... معرفت کی حقیقت، معرفت کسے کہتے ہیں۔ معرفت الٰہی کے نتیجہ میں انسان میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’انسان کا کمال معرفت اسی میں ہے کہ انسان اپنے ربّ جلیل کے آگے ہر ایک وقت اپنے تئیں قصوروار ٹھیراوے۔ یہ نبیوں کی سُنّت ہے۔ وہ شیطان ہے جو خدا تعالیٰ کے آگے انکسار اختیار نہ کرے۔ نبی جو روتے چلاتے نعرے مارتے رہے یہ سوز و گداز اسی وجہ سے تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے گناہ کیا کہ جیسا کہ حق تبلیغ کا تھا ہم سے ادا نہ ہوسکا۔ اپنے آقا اور مولا کے سامنے تمام سعادت اسی میں ہے کہ اس قصور کا اقرار کریں۔ چنانچہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام استغفار اسی بنا پر ہے کہ آپ بہت ہی ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت اس کو جیسا کہ اِس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔ اور اس خدمت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی نے ادا نہیں کیا۔ مگر خوف عظمت اور ہیبت الٰہی آپ کے دل میں حد سے زیادہ تھا اسی لئے دوام استغفار آپ کا شغل تھا۔ توریت میں بھی ہے ’’تب موسیٰ نے جلدی سے زمین پر سر جھکایا اور بولا کہ اے خداوند .... ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر (خروج 9-34)۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ269۔ حاشیہ)

❁...... مزید فرماتے ہیں:

’’مذہب سے غرض یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اس لائق بنادے کہ اس کی رُوح ہر وقت خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گری رہے اور یقین اور محبت اور معرفت اور صدق اور وفا سے بھر جائے۔ اور اس میں ایک خالص تبدیلی پیدا ہو جائے تا اسی دُنیا میں بہشتی زندگی اس کو حاصل ہو۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد20 صفحہ233-234)

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور پختہ یقین کا مضمون اس قدر اہم ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے تا کہ اسکی اہمیت ہمارے دلوں میں بیٹھ جائے۔ کچھ ارشادات کو مَیں پیش کر سکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمارے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کر دے اور ہمیں ایمان، یقین اور معرفتِ الٰہی کی دولت سے مالا مال کر دے۔ (آمین)

❁❁❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

''اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا''

جماعت احمدیہ کی ابتدائی تدریجی اور اعجازی ترقی کی ایمان افروز روئیداد

(سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تحریرات وملفوظات کے حوالوں سے)

(ملک محمد اعظم آف ربوہ حال مقیم برطانیہ)

قسط نمبر 4

(58) 11؍فروری 1905ء بعد نماز ظہر ایک نووارد دوست کی درخواستِ ملاقات و زیارت پر تشریف فرما ہوئے۔ مسئلہ جہاد وغیرہ کا تذکرہ ہوا جس میں ضمناً بعض اُن گروہوں کا ذکر بھی آگیا جو کہ ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو عزّ اقرار دیتے ہیں اور انگریزوں کے ملکوں میں رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

''اُن کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں۔ اور مشرکانہ کلام کان سے سننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں کیونکہ اِس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو اب تک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت رَوی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی۔ اسکی بہت سی زندہ نظیریں موجود ہیں۔ ایک دفعہ خود عیسائی پادریوں نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھ پر بنایا۔ ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اُس وقت کا ایک لیفٹیننٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا۔ مگر آخر اُس نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہاں تک کہا کہ میں پادریوں کی خاطر انصاف کو ترک نہیں کر سکتا......اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے۔ اگر کسی قسم کا تعصب یا بغض ہوتا تو کم ازکم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا۔ تین لاکھ کے قریب جماعت ہے۔ پھر افغانستان کے لوگ بھی آ آکر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونے کی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اس طرف ہونی چاہئے تھی......اگرچہ ہم اِن سب کامیابیوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا تو یہ لوگ کیا کرتے۔ مگر جن لوگوں کے ذریعہ اور ہاتھوں سے اُس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی۔ وہ بھی قابل شکر کے ہیں''

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 230 جدید ایڈیشن)

(59) 18؍ اپریل 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار جس کا عنوان ہے۔ ''اَلنِّدَاءُ مِنْ وَحْیِ السَّمَآءِ یعنی ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی بار دوئم وحی الٰہی سے'' شائع فرمایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:

''9؍اپریل 1905ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش رُبا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اُس علیم مطلق نے اِس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا دُور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزّ وجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا......خدا فرماتا ہے کہ مَیں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کر لیں......اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اِس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوتِ ایمان اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے اُن علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اُس کے اِس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں......لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کریں گے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر مَیں چلانا چاہتا ہوں اس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں اُن کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے اُن کو بہشت میں پہنچائے گی''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 3 صفحہ 525-527)

(60) جون، جولائی 1905ء کی کسی تاریخ کا ذکر ہے کہ حضرت اقدس اپنی بعثت کے مقاصد بیان فرمارہے تھے تو فرمایا:

''یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اُسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا......اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔ بعض اوقات چار چار، پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 473 جدید ایڈیشن)

(61) 27؍اکتوبر 1905ء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی میں مقیم تھے جہاں چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ بہت سے علمی امور پر گفتگو فرمائی۔ بہت سے سوال و جواب ہوئے۔ اپنے دعویٰ کے مفصل اور پر اثر دلائل بیان فرمائے اور ایک جگہ مخالفت کرنے والوں سے متعلق فرمایا:

''اب اِن لوگوں کے تقویٰ کے حال کو دیکھنا چاہئے۔ میں اُن کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہوں نے میرے معاملہ میں تدبر کیا؟ کیا انہوں نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے کہ مجھ سے سمجھ لیں؟ صرف لوگوں کے کہنے کہلانے سے بے ایمان، دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہوں نے سب کارروائی کی اور دلیری کے ساتھ اپنا منہ کھولا۔ مناسب تھا کہ میرے مقابلہ میں یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا اِدھر اُدھر جانا بے ایمانی میں پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا میں موجود ہے کہ ایک شخص 25 سال سے خدا پر افتراء کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اُس کی تائید ونصرت کرتا ہے۔ وہ اکیلا تھا اور خدا تعالیٰ نے تین لاکھ آدمی اُس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقویٰ کا حق ہے کہ اُس کے مخالف بے ہودہ شور مچایا جاوے اور اُس کے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفاتِ مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہؓ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو جو دوسرے کے لئے نہیں......تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیوں ہے؟ کیا اسی واسطے کہ میں اسلام کی فتح چاہتا ہوں۔ یاد رکھو کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ میں اکیلا تھا۔ خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 8 صفحہ 203)

(62) 4؍نومبر 1905ء کو لدھیانہ میں ہزاروں آدمیوں کی موجودگی میں ایک لیکچر ارشاد فرمایا۔ جو ''لیکچر لدھیانہ'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اس میں فرمایا:

''اول میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں پھر اس شہر میں تبلیغ کرنے کے لئے آؤں۔ میں اس شہر میں چودہ برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت اس شہر سے گیا تھا جبکہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر، تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تھا اور میں لوگوں کی نظر میں اُس انسان کی طرح تھا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے۔ اور اِن لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جائے گی اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور سارے ہندوستان میں اس فتویٰ کو پھرایا گیا۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اسی شہر کے چند مولویوں نے دیا۔ مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تجویز ہوا اُسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھرایا گیا اور دوسو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اُس پر کرائی گئیں......غرض جو جو کچھ کسی سے ہو سکا میری نسبت اُس نے لکھا اور اِن لوگوں نے اپنے خیال میں یہ سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب سلسلہ کو ختم کر دیگا۔ اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا۔ لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا۔ جس قدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اُسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی۔ اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی۔ اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 529-530 جدید ایڈیشن)

سبحان اللہ، الحمدللہ، آج دیکھیں کہ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی ہے اور پوری ہوتی چلی جارہی ہے۔ اب جماعت احمدیہ کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید ونصرت کے ساتھ کروڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ بصارت اور بصیرت رکھنے والوں کے لئے یہ کتنا بڑا نشان اور معجزہ ہے۔

(63) پھر اسی لیکچر میں اپنی صداقت پر بہت سے دلائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ میں اُسی خدا کا شکر کرتا

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

ہے زندہ قوم وہ، نہ جس میں ضعف کا نشاں ملے!

جیو تو کامراں جیو

(مختلف معاشرتی مسائل کا نفسیاتی اور واقعاتی تجزیہ اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کا حل)

(ڈاکٹر امتہ الرقیب ناصرہ۔ جرمنی)

قسط نمبر 7

فلمیں، بیہودہ رسائل اور لغو کہانیاں انسان کو کمزور کرتی ہیں

مردوں، عورتوں اور لڑکے لڑکیوں کو جذباتی کمزوری اور خودترسی کا شکار کرنے میں پاکستان، ہندوستان کی لچّر فلموں اور اسی طرح مار دھاڑ، چیخ چنگھاڑ سے بھرپور پنجابی فلموں اور ڈراؤنی انگریزی فلموں، لغو کہانیوں، بیہودہ ڈراموں، غیر اخلاقی افسانوں اور مختلف قسم کے ڈائجسٹوں نے بہت برا کردار ادا کیا ہے۔ ہر کہانی اور ڈرامے میں عام طور پہ ایک بے چاری معاشرے کی ستائی ہوئی مظلوم ہیروئن ہوتی ہےجس کی زندگی کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک ہیرو کے انتظار میں معاشرے کے ظلم وستم برداشت کرے۔ جب بھی اس پہ ظلم ہو وہ ظلم کا مقابلہ کرنے کے لیے شور مچا کر یا گانا گا کر کسی خیالی ہیرو کو بلائے اور وہ ہیرو بھی کسی کونے سے نمودار ہو کر اُس کو مصیبت سے نجات دلا دے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد ان کی شادی ہو جائے اور اُس لڑکی کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں۔ حقیقت کی زندگی میں جہاں سے زندگی کی اصل ذمہ داریاں شروع ہوتی ہیں یعنی شادی شدہ زندگی سے وہاں ہماری بیشتر فلمیں ختم ہو جاتی ہیں۔ یا پھر عام طور پر جو مسائل دکھائے جاتے ہیں وہ حقیقت کے زیادہ قریب نہیں ہوتے۔ لڑکے اور لڑکیاں خیالی آئیڈیل بنا کر شادی کر لیتے ہیں۔ جب ان کے خواب ٹوٹتے ہیں تو خود پر ترس کھانے (Self Pity) کے مرض کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ آئیڈیل انسان کوئی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کسی پہ فضل کردے، اس کی شادی میں برکت رکھ دے اور دونوں نیکی اور تقویٰ سے کام لیں اور خدا تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کا جوڑا بنا دے تو دونوں خوش رہ سکتے ہیں۔

فلمیں دیکھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ جو عقیدے کے لحاظ سے توحید کے پرستار ہوتے ہیں مگر عملی اور خیالی طور پہ کسی کو ہیرو بنا کر خدا کی جگہ بٹھا دیتے ہیں اور اس بات کو محسوس بھی نہیں کرتے کہ یہ ایک چھُپا ہوا مگر خطرناک شرک ہے۔ اگر ہیرو اس کو کہتے ہیں جو تمام مصیبتوں کو دور کر سکتا ہے اور جس کے پاس تمام راحتوں کی کنجی ہے تو وہ صرف اور صرف خدائے بزرگ و برتر کی ذات قادر و مقتدر ہے۔

بچے کس طرح فلموں اور فلموں کے ہیرؤوں سے متاثر ہوتے ہیں اس کی ایک مثال میں بتاتی ہوں۔

......ایک چھوٹی سی 3-4 سال کی بچی نے ایک فلم دیکھ لی اب وہ سارا دن فلم کے ہیرو کا نام لے لے کر باتیں کرتی۔ وہ ایسے کرتا ہے، وہ اس طرح چلتا ہے، ایسے بولتا ہے، وہ اچھا بچہ ہے۔ اُس کا گانا بھی گاتی۔ اُس کو اِن لفظوں کا مطلب بھی نہیں آتا مگر وہ گاتی پھرتی۔ ہم سب نے اُس کو حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ؎

’حمد وثنا اُسی کو جو ذات جاودانی‘ سکھائی۔ وہ ساری نظم پڑھ کر آخر میں گانے کے بول پڑھ دیتی۔ آخر میں ہم نے فیصلہ کیا کہ اسے ٹوکنا چھوڑ دیں گے تاکہ وہ خود ہی بھول جائے۔ اور شکر ہے کہ وہ کچھ عرصے بعد وہ گانا اور ہیرو بھول گئی۔ مگر وہ تب ہوا جب اُس نے دوبارہ کوئی فلم نہ دیکھی۔ اگر بچے فلمیں دیکھتے رہیں تو پھر فلموں کا اثر پکا ہو جاتا ہے۔

......ایک 3-4 سال کا بچہ فلمیں دیکھتا تھا۔ اُس نے کہا میں اپنی شادی پہ آگ کے گرد سات چکر لگاؤں گا۔ یہ شرک ہے جو فلموں میں دکھایا جاتا ہے اور ہمارے بچے نادانستہ طور پر اس کا اثر لے لیتے ہیں۔ شرک انسان کو حد سے زیادہ کمزور کرتا ہے۔

آج سے چند سال پہلے تک شادیوں میں دلہن کو خوبصورت طریقے سے دوپٹہ پہنا کر بٹھایا جاتا تھا۔ مگر انڈین فلموں کے اثر سے اب اکثر شادیوں میں دُلہن کے دوپٹے کا تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ دوپٹے کو سینے اور کندھوں سے ہٹا کر دیا جاتا ہے اور دو تین سو عورتوں اور بچوں کے سامنے دُلہن کو نامناسب طریقے سے بٹھا دیا جاتا ہے۔ جس شادی کی شروعات ہم نے ایسی کیں پھر ہم یہ اُمید رکھیں کہ وہ لڑکی بہت اچھا اسلامی پردہ کرے گی اور ہم نے اُس کو جو دعا دی ہے کہ ؎ ’نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست‘ ہم کیسے اُمید رکھیں کہ یہ سب دعائیں اُس کے حق میں قبول ہو جائیں گی۔

مناسب یہ ہے کہ ہم شادیوں پہ دلہن کو صحیح طریقے پہ دوپٹہ اُوڑھا کر بٹھائیں اور انڈین فلموں کا اثر نہ لیں۔

اکثر کہانیوں اور ڈراموں میں ہیروئین کی یا ہیرو کی خودکشی کو بے حد خوبصورت کر کے دکھایا جاتا ہے جس سے ایمانی و عملی طور پر کمزور لڑکے اور لڑکیوں میں یہ رجحان پیدا ہو رہا ہے کہ خودکشی مشکلات کا حل ہے۔ اپنے پر ترس کھانے والے لوگ اس کی کامیاب یا ناکام کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ خودکشی کرنا سخت گناہ ہے۔ زندگی خدا کی طرف سے ایک خوبصورت تحفہ ہے اس کی قدر کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ زندگی اتنی قیمتی ہے کہ اِس کو بچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجبوری کی صورت میں وہ کھانا حلال کر دیا ہے جو عام حالات میں خدا کی طرف سے حرام ہے۔ کئی بار لڑکیاں خودکشی کی کوشش کرتی ہیں۔ بچ تو جاتی ہیں مگر اُن کو جسمانی طور پر ایسا نقصان ہو جاتا ہے کہ زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اکثر کہانیوں میں ہیرو کو اتنا ستایا ہوا دکھایا جاتا ہے کہ اس کو اس بات کے لئے حق بجانب دکھایا جاتا ہے کہ وہ ہتھیار اُٹھا لے اور خون ریزی کرے۔ پہلے یہ دکھایا جاتا ہے کہ جو برا آدمی ہے یعنی وِلّن ہے وہ بے حد ظلم کر رہا ہے۔ پھر آخر میں جو ہیرو ہے وہ اچھی طرح انتقام لے رہا ہے اور اِس طرح کے ڈائیلاگ رکھے جاتے ہیں جو انتقام کے جذبے کو ہوا دیتے ہیں۔ مثلاً میرے کام کی جگہ پر ہماری ایک ساتھی ایک ڈائیلاگ ہمیں سناتی تھی جو اُس نے ایک پنجابی فلم میں سنا تھا کہ ہیرو، وِلّن کو کہتا ہے ”خدا کرے تمہارا قد آسمان جتنا ہو اور مَیں تمہارے ٹکڑے کرتا رہوں“۔ اس طرح کے ڈائیلاگ اور بعض سین دیکھ دیکھ کر لوگوں میں تشدد کا رجحان بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ تشدد کا رجحان بڑھانے میں انگریزی فلموں نے بہت کردار ادا کیا ہے۔

انسان کے اندر کچھ بری جبلّتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بری تحریک سے جاگ سکتی ہیں۔ پھر انسان حیوانوں کی طرح کے کام کر سکتا ہے جو بے حد برے کام ہوتے ہیں۔ کئی لوگ فلمیں دیکھ کر ایسے ہو گئے کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ لوگوں میں خودکش بم دھماکوں کا تصور پیدا ہوا۔ لوگ کہتے ہیں ہم پیدائشی مظلوم ہیں اب ہمارا حق ہے کہ ہم بندوق اُٹھا لیں اور معاشرے کا سکون درہم برہم کر دیں۔ وہ توڑ پھوڑ کرتے ہیں۔ اپنے ہی ملک کو نقصان پہنچاتے ہیں اور مغربی معاشرہ نے یہ طریقہ پکڑا ہے کہ وہ چند ماہ کے بعد ایک سازش کے تحت کوئی شوشہ چھوڑ دیتے ہیں۔

جیسے کبھی رسولِ کریم ﷺ کی شان کے خلاف پوپ کا بیان آ گیا۔ کبھی رسولِ کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے لئے کوئی کارٹون بنا دیا، کبھی سلمان رشدی کو سر کا خطاب دے کر مسلمانوں کو دکھ دیا۔ وہ یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ مسلمانوں میں کتنی جان ہے؟ ان میں کوئی منتظم، اتحاد، مضبوطی ہے یا بس ایسے ہی کھوکھلے نعرے ہی ہیں۔ جیسے بلّی چوہے کو شکار کرتی ہے اِس طرح کا یہ کھیل ہے۔ بلّی چوہے پہ آخری حملہ کرنے سے پہلے اُس کو اذیت دینے کیلئے کھیلتی ہے۔ وہ لوگ بھی مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ ہم اُس کے جواب میں توڑ پھوڑ کریں تو کوئی عقل مندی نہ ہوئی۔ دشمن کو اس کے اپنے ہتھیار سے مارو۔ دشمن قلم سے جنگ کر رہا ہے تو ہم بھی کریں۔ یعنی مضبوطی یہ ہے کہ ہم خودکش بم دھماکوں کا نام نہ لیں بلکہ قلم سے جہاد کریں، تبلیغ سے جہاد کریں، دلیل سے، عقل مندی سے جہاد کریں۔

جو گُڑ سے مر جائے اُس کو زہر دینا تو کمزوری کی علامت ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدی یعنی حقیقی مسلمان بنانے کی کوشش کریں تو دشمنیاں خود ہی ختم ہو جائیں گی۔ سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اِس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اب اِس زمانے میں قلم کا جہاد ہے اور تبلیغ کا جہاد ہے، دلائل سے مقابلہ کرنا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں مومنوں کی فراست مل جائے۔ جب کبھی مشکل ہو تو پہلے ایمان میں مضبوطی کی دعا کریں اور آسائش میں تو ضرور ثباتِ قدم کی دعا کریں کیونکہ آسائش تو زیادہ بڑی آزمائش ہے۔ اکثر لوگوں کا ایمان آسائشوں میں کمزور ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ایک چھوٹی سی دعا کس قدر جامع ہے اسے خاص طور پر غور سے پڑھیں اور بچوں کو بھی یاد کروائیں: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثبات بخش۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁❁

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔

بقیہ: جماعت احمدیہ کی ابتدائی تدریجی اور اعجازی ترقی کی ایمان افروز روئیداد از صفحہ نمبر 12

ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شر اور طوفان کے جو مجھ پر اُٹھا اور جس کی جڑ اور ابتدا اسی شہر سے اُٹھی اور پھر دلّی تک پہنچی مگر اُس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح سالم اور کامیاب نکالا۔ اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ مرد و زن میرے مبائعین میں داخل ہیں۔ اور کوئی مہینہ نہیں گزرتا جس میں دو ہزار، چار ہزار اور بعض اوقات پانچ پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں۔ ...... میں نہایت افسوس اور دردِ دل سے یہ بات کہتا ہوں کہ قوم نے میری مخالفت میں نہ صرف جلدی کی بلکہ بہت ہی بے دردی بھی کی“۔

(لیکچر لدھیانہ، ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 536 جدید ایڈیشن)

(باقی آئندہ)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے جلوے بارش کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21/جولائی 2006ء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے بارش کے ہونے یا رُک جانے کے بعض ایسے نشانات بیان کئے ہیں جو دراصل اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ایمان افروز جلوے ہیں۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدنی دَور میں ایک جمعہ کے دن خطبہ کے دوران ایک شخص نے کھڑے ہوکر آنحضور ﷺ سے قحط کے باعث مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا اور بارش کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اُس وقت آسمان بالکل صاف تھا۔ لیکن جونہی آنحضور ﷺ نے دعا کی تو ہوا چلنے لگی، بادل جمع ہوا اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ یہ بارش اگلے جمعہ تک جاری رہی۔ اگلے جمعہ کے روز پھر کسی نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ! مکان گر رہے ہیں، اب بارش رُک جانے کی دعا کریں۔ آپؐ مسکرائے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے اللہ! تُو ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر اب نہ برسا۔ اس دعا کے ساتھ ہی بادل درمیان سے پھٹ گئے اور ایک ہار کی شکل اختیار کرگئے۔

☆ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ سخت گرمی کے موسم میں ہم قادیان سے رخصت ہونے لگے تو منشی اروڑے خانصاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کیا کہ حضور! دعا کریں کہ اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی۔ مَیں نے بے تکلّفی سے عرض کیا کہ حضور! یہ دعا ان کے لئے ہی مانگی جائے۔ حضورؑ نے فرمایا: اچھا خدا قادر ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے۔ جلد ہی بارش شروع ہوگئی جو موسلا دھار ہوگئی اور پانی ہی پانی ہوگیا۔ راستہ میں یکہ اُلٹ گیا اور منشی اروڑے خانصاحبؓ نالی میں جاپڑے۔ مَیں اور محمد خان صاحبؓ بچ گئے۔ منشی صاحب افسوس کرتے تھے کہ انہوں نے ایسی دعا کیوں منگوائی۔

☆ 1909ء میں موسم برسات میں ایک بار مسلسل آٹھ روز بارش ہوتی رہی، کئی مکانات گر گئے۔ نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں، آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی جو اس کے بعد بند ہوگئی اور نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

☆ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان فرماتے ہیں کہ بھاگلپور میں جماعت کا جلسہ تھا۔ پنڈال ایک وسیع میدان میں بنایا گیا تھا۔ کرسیاں، میز، دریاں قرینے سے لگائی گئی تھیں۔ حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ ابھی افتتاح ہی ہوا تھا کہ ایک کالی گھٹا نمودار ہوئی، کچھ موٹے قطرے بارش کے بھی شروع ہوگئے۔ میرے دل میں بارش کے خطرہ اور دعوت الی اللہ کے نقصان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جوش بھر گیا اور مَیں نے الحاح اور تضرع سے دعا کی کہ اے اللہ! یہ بادل تیرے سلسلہ کے پیغام کو پہنچانے میں روک بننے لگا ہے۔ اسی اثناء میں لوگ ہلنے لگے اور بعض نے فرش کو لپیٹنے کی تیاری کرلی تو مَیں نے انہیں تسلّی دلائی کہ اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ جلد ہی بادل پیچھے ہٹ گیا اور جلسہ اطمینان سے سرانجام پایا۔

☆ موضع کریام ضلع جالندھر میں حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ اور حضرت شیر محمد صاحبؓ تانگہ والے ایک مجلس میں تبلیغ کر رہے تھے۔ شدّت کی گرمی تھی۔ چھجو خان نامی ایک شخص نے کہا کہ اگر آج بارش ہوجائے تو مَیں احمدی ہوجاؤں گا۔ حضرت حاجی صاحبؓ نے اُسی وقت احمدی احباب کی معیت میں ہاتھ اٹھادیئے۔ تھوڑی ہی دیر میں بادل آگئے اور زور کی بارش شروع ہوگئی۔ اس نشان کو دیکھ کر چھجو خان احمدی ہوگئے۔

☆ 1989ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ایک ملائشین خاتون تشریف لائیں۔ دیر سے احمدیت کا مطالعہ کر رہی تھیں لیکن انشراح صدر نہ ہونے کی وجہ سے بیعت نہیں کی تھی۔ جلسہ کے دوسرے روز رات کو اُنہیں بیت الدعا میں دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے دعا کی کہ خدایا! اگر احمدیت واقعی سچی ہے تو کل سارا دن بارش ہوتی رہے۔ یہ دعا مقبول ہوئی اور جلسہ سالانہ کے تیسرے روز صبح سے شام تک قادیان میں بارش ہوتی رہی۔ شام کو اُس خاتون نے بیعت کرلی اور کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری اس دعا کی قبولیت سے لوگوں کو اس قدر دقّت ہوگی تو مَیں خدا سے کوئی اَور نشان مانگ لیتی۔

☆ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مولوی صاحب ایک دن جمعہ پڑھا کر گھر آئے تو بتایا کہ آج مَیں نے دوستوں کے کہنے پر بارش کے لئے دعا کی ہے، آج انشاءاللہ ضرور بارش ہوگی۔ اُس وقت سخت گرمی اور چلچلاتی دھوپ تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر ایک ٹکڑا بادل کا آیا اور تھوڑی دیر بعد موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔

☆ حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ مبلغ انڈونیشیا کا مسکن پاڈانگ شہر کے محلّہ یاسر مسکین میں تھا۔ اکثر مکانات لکڑی کے اور ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے۔ اتفاقاً وہاں آگ لگ گئی اور مکانات کا سلسلہ راکھ ہونے لگا۔ جب آگ آپؓ کے مکان کے چھجے کو چھونے لگی تو احباب کے اصرار پر بھی آپؓ گھر سے باہر نہ آئے بلکہ یقین سے کہا کہ مَیں حضرت مسیح موعودؑ کا غلام ہوں جن سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ''آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے''۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مولوی صاحبؓ ابھی یہ بات کر رہی رہے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جس نے جلد ہی آگ کو ٹھنڈا کردیا۔

☆ پاڈانگ شہر میں ہی حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ ایک مجلس میں ہالینڈ کے ایک پادری سے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ اس علاقہ میں اگر بارش شروع ہوجائے تو کئی کئی گھنٹے برستی رہتی ہے اور رُکنے کا نام نہیں لیتی۔ جب وہ پادری دلائل کے میدان میں عاجز آگیا تو اچانک بولا کہ اگر واقعی تمہارا مذہب عیسائیت کے مقابلہ پر سچا ہے تو اپنے خدا سے کہو کہ بارش اسی وقت بند کردے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن مطالبہ تھا لیکن حضرت مولانا صاحبؓ نے اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہوئے بارش کو مخاطب کیا: اے بارش! تُو اس وقت خدا کے حکم سے تھم جا اور اسلام کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے۔ چند منٹ ہی گزرے تھے کہ موسلا دھار بارش خلاف معمول تھم گئی۔

☆ مکرم شیخ محمد حسن صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھ کام کرنے والا یعقوب نامی ایک شخص دہریہ خیالات کا تھا۔ ایک دن طنز سے کہنے لگا کہ گرمی بہت ہے، اپنے خدا سے کہو کہ بارش برسادے۔ مَیں نے کہا کہ ہم خدا سے درخواست کر سکتے ہیں لیکن حکم نہیں دے سکتے۔ تاہم مَیں نے دل میں دعا شروع کردی۔ اُس رات بادل آئے لیکن بارش نہ ہوئی۔ اگلے روز وہ مجھے کہنے لگا کہ رات تمہارا خدا گرجا تو بہت لیکن برسا نہیں۔ اُس کی باتیں ایسی تھیں کہ میرا وہاں بیٹھنا مشکل ہوگیا۔ شدید گرمی میں مَیں باہر چلا گیا اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو اُس کی غیرت کا واسطہ دے کر التجا کی۔ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر بادل آئے اور میرے چہرہ پر قطرے گرنے لگے۔ مَیں نے عرض کیا کہ وہ اس بارش سے تو نہیں مانے گا۔ اس پر زوردار بارش شروع ہوگئی۔ یعقوب اُس وقت برآمدہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ بے اختیار بولا: مَیں مان گیا کہ تمہارا خدا زندہ خدا ہے، لیکن یہ خدا صرف مرزا صاحب کے ماننے والوں کا ہی ہوسکتا ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/مئی 2006ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے قلم سے ایک نعت شامل اشاعت ہے۔ اس خوبصورت کلام سے چند اشعار ذیل میں پیش ہیں:

جب ارض و سما ، نہ زمان و مکاں تھا
اندھیرا خلا تھا ، دھواں ہی دھواں تھا
تھی بزم عناصر عجب زلزلوں میں
جب آدم تھا تخلیق کے مرحلوں میں
نظر تب بھی خالق کی تجھ پر لگی تھی
اور ایسی نظر جس میں وارفتگی تھی
تُو اُس وقت بھی نقطہ منتہا تھا
تُو اُس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا

محترم فواد محمد کانو صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7/جون 2006ء میں مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ کی رقم شدہ چند یادیں شائع ہوئی ہیں جن سے محترم فواد محمد کانو صاحب کا ذکر خیر مقصود ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ 1974ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ظالمانہ مہم کا آغاز ہوا تو ہم نے سیرالیون میں دعوت الی اللہ کی مہم چلائی۔ اسی مہم کے نتیجہ میں جن سعید روحوں نے قبول احمدیت کی توفیق پائی اُن میں محترم فواد محمد کانو صاحب بھی شامل تھے۔ آپ اُس وقت احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر کے طالبعلم تھے۔ قد چھوٹا تھا لیکن بڑے ذہین اور چست تھے۔ ایک گاؤں Matantu کے رہنے والے تھے۔ والد کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ مَیں انہیں احمدیہ مرکز میں ہاؤس بوائے کے طور پر لے آیا۔ اس طرح ان کی تربیت کا بھی انتظام خود بخود ہوگیا۔ پھر آہستہ آہستہ ترجمان کے طور پر بھی میرے ساتھ دوروں پر جانے لگے۔ جب محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب امیر سیرالیون تھے تو انہوں نے سیرالیونی نوجوانوں کو غانا میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس پر مَیں نے مکرم کانو صاحب کا نام پیش کیا۔ چونکہ یہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اس لئے ان کے بھجوانے کا خرچ ہم چند احمدی دوستوں نے برداشت کیا۔

1975ء میں مکرم کانو صاحب غانا چلے گئے اور تین سالہ کورس مکمل کرکے واپس آئے۔ 1979ء میں غانا سے واپس آنے والے دو طلباء کو مزید دینی تعلیم کے لئے ربوہ بھجوایا گیا جن میں مکرم کانو صاحب بھی شامل تھے۔ پھر آپ 1987ء میں مبشر کی ڈگری حاصل کرکے واپس سیرالیون آئے۔ اُس وقت خاکسار بطور امیر خدمت کی توفیق پا رہا تھا۔ کچھ عرصہ بعد مکرم کانو صاحب کی شادی ایک مخلص احمدی گھرانہ میں ہوگئی اور پھر انہیں مکیورکا میں بطور مربی متعین کیا گیا۔ آپ کی مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنے کی عادت نے جلد ہی بہت سے افراد کو آپ کا گرویدہ بنا دیا۔ آپ دعوت الی اللہ کی ٹیموں کے انچارج بھی رہے۔ اطاعت میں آپ مثالی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی مساعی میں بہت برکت عطا کی۔ 1997ء میں خاکسار کی سیرالیون سے تبدیلی ہوگئی۔ 2 جنوری 2006ء کو مکرم کانو صاحب کی دریا میں نہاتے ہوئے شہید ہوجانے کی افسوسناک خبر ملی تو شدید دکھ ہوا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25/اپریل 2006ء میں شائع ہونے والی مکرم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

زندان ہجر میں کوئی روزن نہ باب تھا
وہ حبس تھا کہ سانس بھی لینا عذاب تھا
اے حسن تام! علم بھی تُو تھا، عمل بھی تُو
لوح و قلم بھی تُو ہی تھا، تُو ہی کتاب تھا
صبح ازل مشیتِ یزداں تھی دیدنی
جس صبح بزم کُن میں ترا انتخاب تھا
اوّل بھی تُو ، اخیر بھی تُو ، تُو ہی درمیاں
تُو تھا پسِ نقاب ، تُو پیش نقاب تھا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

31st August 2007 – 6th September 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 31st August 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00 Al Maa'idah
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 110, Recorded on 05/12/1995.
02:30 Huzoor's Tours
03:35 MTA Variety: a discussion programme in Pushto on the topic of bringing up children.
04:20 Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 193, Recorded on 22nd April 1997.
05:20 MTA Variety: a poetry recital held at the 2007 Ansarullah Sports rally.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 4th February 2007.
07:55 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 89.
08:20 Siraiki Service
09:05 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 29 recorded on 10th March 1995.
10:10 Indonesian Service
11:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
11:30 Live proceedings from Jalsa Salana Germany 2007.
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Mannheim, Germany.
15:00 Jalsa Salana Germany 2007: Live broadcast of first session of Jalsa Salana Germany 2007, including Tilaawat, various speeches and poems.
17:30 Spotlight
18:05 Le Francais C'est Facile [R]
18:30 Arabic Service: Discussion programme about the true concepts of Islam.
20:30 MTA International News Review Special
21:10 Friday Sermon [R]
22:25 Spectrum: a documentary on the topic of the launch of a report in the House of Commons titled 'Rabwah: a place for martyrs?'
22:55 Urdu Mulaqa'at: Session 29 [R]

Saturday 1st September 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:55 Le Francais C'est Facile
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 111. Rec. 06/12/1995.
02:30 Spotlight
03:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 31st August 2007.
04:55 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 29 recorded on 10th March 1995.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00 MTA Variety
07:30 Jalsa Salana Germany 2007: Live proceedings from Jalsa Salana including speeches by various guests.
10:00 Jalsa Salana Germany 2007: Live broadcast of speech delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah.
13:00 Jalsa Salana Germany 2007: Question and answer session with German guests.
15:00 Jalsa Salana Germany 2007: Live proceedings from the second session, including a speech delivered by Amir Sahib Germany.
17:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 15/06/1996. Part 2.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam.
20:30 MTA International Jama'at News
21:10 Children's Class [R]
22:05 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as) [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday 2nd September 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Qur'an Quiz
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 1112, recorded on 07/12/1995.
02:30 Kidz Matter
02:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 31st August 2007.
03:55 Rang-e-Bahar
04:30 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
05:30 Attractions of Australia
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 MTA Variety
07:30 Jalsa Salana Germany 2007: Live proceedings from Jalsa Salana
08:00 Jalsa Salana Germany 2007: Live proceedings from Jalsa Salana including speeches by various guests in Urdu and German.
14:00 Jalsa Salana Germany 2007: Live proceedings from the concluding session, including Tilaawat, nazm and concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
18:30 Arabic Service
19:40 Kidz matter [R]
20:35 MTA International News Review
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor, recorded on 20th September 2003.
22:10 Huzoor's tours [R]
23:05 Ilmi Khitabaat: an Urdu speech delivered by Chaudhry Zafarullah Khan sahib on the topic of the existence of Allah, on the occasion of Jalsa Salana Rabwah 1970.

Monday 3rd September 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05 Learning Arabic: no. 15
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 113, Recorded on 12/12/1995.
02:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 31st August 2007.
03:55 Question and Answer Session with hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 27th May 1989. Part 2.
05:05 Ilmi Khitabaat
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor, recorded on 18th February 2007.
08:00 Le Francais C'est Facile
08:25 Medical Matters
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1998.
09:55 Indonesian Service
11:00 Ghazwat-e-Nabi (saw): a discussion about Holy wars.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00 Bangla Schomprochar
14:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 29th September 2006.
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:05 Ghazwat-e-Nabi (saw)
16:55 Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:55 Medical Matters [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 114, Recorded on 13/12/1995.
20:35 MTA International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:20 Medical Matters [R]
23:55 Spotlight: a speech delivered by Dr Abdul Khaliq Khalid on the topic of the Promised Messiah (as).

Tuesday 4th September 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Le Francais C'est Facile
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 114, Recorded on 13/12/1995.
02:35 Friday Sermon: recorded on 29th September 2006.
03:35 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
Recorded on 7th December 1998.
04:45 Spotlight
05:10 Ghazwat-e-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 10th September 2006.
08:05 Learning Arabic
08:25 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1991.
09:10 MTA Travel: travel programme featuring a visit to Malta, including a visit to the Ancient temples of Hagar Qim, as well as a look at the caves and resorts of south Malta.
09:40 Spotlight: an interview with Al Haj Yusuf Edusie.
10:05 Indonesian Service
11:05 Sindhi Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V: Concluding address delivered on 13th May 2006 at Jalsa Salana Japan.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:00 Learning Arabic [R]
16:35 MTA Travel: a travel programme featuring a visit to Malta.
17:05 Question and Answer session [R]
18:30 Arabic Service
20:40 MTA International News Review Special
21:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15 MTA Variety [R]
22:45 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:35 MTA Travel: a visit to Malta

Wednesday 5th September 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:15 Learning Arabic: lesson no.17
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 115, recorded on: 14/12/1995.
02:40 Spotlight: an interview with Al Haj Yusuf Edusie.
03:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1991.
04:15 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V
05:30 MTA travel: a visit to Malta
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
06:55 Children's Class with Huzoor, recorded on 3rd January 2004.
08:00 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th March 1994.
09:25 Indonesian Service
10:30 Attractions of Australia: a documentary on Morajeena River.
11:10 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:00 Bangla Shomprochar
14:15 Attractions of Australia [R]
14:45 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 20th July 1984.
15:50 Jalsa Speeches: speech delivered by hairder Ali Zafar on the topic of 'The Holy Qur'an as a complete code for life'. Recorded on 22nd August 2003.
16:25 Children's Class [R]
17:40 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 116, recorded on 19/12/1995.
20:35 MTA International News Review
21:15 Children's Class [R]
22:20 Jalsa Speeches [R]
22:55 From the Archives [R]

Thursday 6th September 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 116, recorded on 19/12/1995.
02:20 The Philosophy of the Teachings of Islam
02:40 Hamari Kaa'enaat
03:05 Attractions of Australia
03:40 From the Archives
04:50 Children's Corner
05:25 Jalsa Speeches
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 1st October 2003.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 08/10/1995.
09:10 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to East Africa.
10:00 Indonesian Service
11:00 Al Maaidah: a cookery programme teaching you how to prepare Daal.
11:10 MTA Variety: a documentary on the process of cloth making.
11:40 Dars-e-Hadith
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05 Bengali Service
14:10 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 193, recorded on 22nd April 1997.
15:10 Huzoor's Tours [R]
16:10 English Mulaqa'at [R]
17:15 Al Maaidah [R]
17:30 Mosha'airah
18:30 Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA News Review
21:10 Tarjamatul Qur'an Class, session 193 [R]
22:25 MTA Variety: a documentary on the process of cloth making [R]
22:45 Bustan-e-Waqfe Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday 24 August, 2007 | Issue No. 34

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتیسویں جلسہ سالانہ کامیاب انعقاد

سیدناحضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

14 ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

وزیراعظم کینیڈا کا پیغام تہنیت اور وزیراعلیٰ صوبہ انٹاریو کا خطاب، وفاقی، صوبائی وزراء، سیاسی پارٹیوں کے قائدین، ممبر آف پارلیمنٹ اور شہروں کے میئرز کے خطابات

مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر۔
تعلیمی ایوارڈز اور علم انعامی کی تقسیم کی تقریبات

(رپورٹ: ھدایت اللہ ھادی۔ کینیڈا)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا سہ روزہ اکتیسواں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 29جون کو شروع ہوکر یکم جولائی 2007ء کو انٹرنیشنل سینٹر، مسس ساگا میں بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کینیڈا کے دُور دراز علاقوں سے بڑی بھاری تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزانے والہانہ رنگ میں تشریف لائے۔ اس جلسہ میں اٹھارہ (18) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال چودہ ہزار سے زائد افراد نے شمولیت کی۔

❁...... جمعۃ المبارک کے روز پہلے اجلاس میں تلاوت، نظم اور ترجموں کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر پہلے اُردو میں اور پھر اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے اس پیغام میں جماعت احمدیہ کینیڈا سے اپنی غیر معمولی طور پر اعلیٰ توقعات کا اظہار فرمایا۔

حضور انور کے پیغام کے بعد امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ آپ نے ''ماحولیاتی آلودگی کا سدباب'' کے موضوع پر سیر حاصل تقریر کی۔ آپ نے اقوام متحدہ کی تیار کردہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے گرمی میں شدت، آلودگی سے پیدا ہونے والی گیسیں، سمندروں کی سطح بلند ہونے کے امکانات، قدرتی آفات، مختلف نوع کی مخلوق وغیرہ کا ایک بھرپور جائزہ پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ان جملہ حالات اور واقعات کی واضح پیش گوئیاں موجود ہیں۔ آپ نے آخر پر بتایا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی ان آفات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

❁...... پہلے اجلاس میں جن مہمانان خصوصی نے حاضرین سے خطاب فرمایا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

Hon. Jason Kenney, Secretary of State (Multiculturalism and Canadian Identity)

کنزرویٹو پارٹی کی جانب سے ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری وزارت مملکت کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ افتتاحی تقریب میں وزیراعظم کینیڈا عزت مآب اسٹیفن ہارپر کی نمائندگی کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا کینیڈا کی ترقی میں پُرامن تعاون کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کینیڈا کے وزیراعظم عزت مآب Hon. Stephen Harper کا خصوصی پیغام پڑھ کر سُنایا جس میں اُنہوں نے جلسہ سالانہ 2007ء کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا اور کینیڈا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے جماعت احمدیہ کی کاوشوں کو سراہا۔

ماحولیاتی آلودگی کا سدباب کے موضوع پر مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریر کے بعد صوبہ اونٹاریو کی وزیر ماحولیات اور پارلیمنٹ کی ممبر Hon. Laurel Broten نے جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ مجھے اِس جلسہ میں شامل ہوکر اور قرآن کریم کی اِس بارے میں واضح تعلیمات کو سُن کر بہت خوشی اور اطمینان ہوا ہے۔ آپ نے نیک تمناؤں کے ساتھ تقریر کو ختم کیا۔

❁...... Michael Grant Ignatieff, MP۔ پروفیسر صاحب موصوف وفاقی حکومت کینیڈا کی فیڈرل پارلیمنٹ کے ممبر اور حزب اختلاف لبرل پارٹی کے نائب قائد ہیں۔ آپ نے بھی مختصر خطاب کیا اور جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کے اظہار کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ممبر پارلیمنٹ Maria Minna نے کہا کہ مجھے اِس جلسہ میں قرآن کریم کی تعلیمات کو سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ آپ نے بھی جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

❁...... ane Augustine, Fairness Commissioner,Ontario,Ex. Parliamentary Secretary to Prime Minister of Canada کا جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے۔ ماضی میں آپ وفاقی وزیر مملکت اور وزیراعظم کینیڈا کی پارلیمنٹری سیکرٹری بھی رہ چکی ہیں اور اب اپنے موجودہ حیثیت میں نئے آنے والے پیشہ ور ڈاکٹروں، انجینیروں، وکلاء کی بہبودی کے لئے کام کرنے کا تہیہ کرچکی ہیں۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ سے میرا برسوں کا تعلق ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے اخلاص اور کردار سے بے حد متاثر ہوں۔ آپ نے اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کو سراہا اور انسانیت کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کیا۔

❁...... مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے صفات باری تعالیٰ کی ایک صفت حافظ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم سے اس صفت پر روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا حافظ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تعلیمات کو پیش کیا جو بنی نوع انسان کی حفاظت کرسکتی ہیں۔

شام کے پونے آٹھ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن مورخہ 30جون 2007ء بروز ہفتہ

صبح ساڑھے دس بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم پروفیسر مولانا حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے کی۔ تلاوت، نظم اور ترجموں کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁...... مکرم مولانا محمد طارق اسلام صاحب، مشنری ایسٹرن ریجن، آٹوا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر پہلی بیعت کے تاریخ ساز عہد پر روشنی ڈالی اور آپ نے بیعت اولیٰ کے موقع پر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے اخلاص اور فدائیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ نیز آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پرشوکت تحریرات کو پڑھ کر سنایا جس میں بیعت کی شرائط، حکمت و معرفت، اغراض و مقاصد اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

❁...... مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، مشنری ویسٹرن ریجن، کیلگری نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کا ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ کی حکمت و معرفت، دوراندیشی، صلح جوئی، دانش مندی پر روشنی ڈالی اور صلح حدیبیہ کی شرائط بیان کیں۔ اور اس کے دور رس نتائج کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ تاریخ اسلام کے اس اہم واقعہ کے بارہ میں مستشرقین کے اعتراف کا بھی ذکر کیا کہ یہ معاہدہ دراصل عالمگیر امن و سلامتی کا پیامبر تھا۔

❁...... مکرم مولانا چوہدری منیر احمد صاحب مشنری ایم ٹی اے ٹیلی پورٹ نے ایم ٹی اے کی اہمیت و افادیت، اغراض و مقاصد اور نئی نسل کی اہم ضرورت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم کے ارشادات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرشوکت تحریرات پیش کیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں میڈیا اسلام اور احمدیت کی رشد و ہدایت کا بہترین ذریعہ ہوگا۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے خلفائے احمدیہ کے عہد میں میڈیا کی ترقی کے مراحل کا ذکر فرمایا۔ بلاشبہ ایم ٹی اے تعلیم و تربیت کی بہترین آماجگاہ ہے اور علم و عرفان کا بہترین منبع ہے۔ خلیفہ وقت کی ہدایات اور ارشادات کا اعلیٰ مخزن ہے۔ ایم ٹی اے نئی نسل کے لئے ناگزیر ہے اور یہ ذاتی روابط، تعلقات اور خلافت سے وابستگی کا دائمی ذریعہ ہے۔

❁...... مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے قرآن کریم کی تمثیلات، تشبیہات اور استعارات کی حکمت و معرفت پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی تمثیلات، تشبیہات اور استعارات حکمت و معرفت اور علم و دانش کا ایک لامتناہی خزانہ ہے۔

❁...... مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ، صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے آنحضرت ﷺ کے مثالی اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جن میں اہل خانہ کی تربیت، بچوں کی تربیت، کھانے پینے کے آداب، اَمر بِالمَعْرُوف و نَھی عَنِ المُنْکر، مخاطب کو نصیحت سے قائل کرنا، اجتماعی تربیت کا نظام، ذاتی تعلقات، سبقت فی الخیرات کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

❁...... کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد بیت النور، کیلگری کا سنگ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18جون 2005ء کو رکھا۔ اور اس کی تعمیر کا کام 28 جولائی 2006 کو شروع ہوا۔ امید ہے یہ عظیم منصوبہ دسمبر 2007ء میں مکمل ہوگا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی مساجد کے پراجیکٹ مینجر مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب نے ویڈیو دکھاتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر کے مراحل کی تفصیلات بتائیں۔

اس پروگرام کے بعد پونے دو بجے دعا کے ساتھ دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

❁...... شام چار بجے جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اول جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد تیسرے اجلاس کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

❁...... مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب، سیکرٹری بیت الاسلام ٹورانٹو نے گزشتہ سال فوت ہوجانے والے تینتیس (33) مرحومین کے اسمائے گرامی پڑھ کر سنائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد فرمودہ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے مطابق مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کا اعلان کیا گیا۔

❁...... مکرم عطاء الواحد (Lahaye) نے تخلیق: ارتقاء یا شعور کے موضوع پر نہایت علمی اور تحقیقی تقریر کی۔ انہوں نے تخلیق اور ارتقاء کے مختلف نظریات پیش کئے اور ان پر سیر حاصل بحث کی۔ اس کے بعد آپ نے قرآن کریم سے تخلیق اور ارتقاء پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ یہ تخلیق اور ارتقاء از خود نہیں ہوگیا بلکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت تھی۔ اور تمام تر ترقیات کا منبع اور سرچشمہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔

❁...... پاکستانی نژاد واجد علی خان، ممبر پارلیمنٹ اور مشیر وزیراعظم برائے امن مشرق وسطیٰ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ اگر دنیا بھر کے لوگ آپ کی طرح امن و سلامتی کی بات کریں تو بہت سے مسائل کا حل ممکن ہوسکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں جماعت احمدیہ کی جہاد کی تعریف سے نہ صرف متاثر ہوں بلکہ متفق ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں آپ کی جماعت کی ترقی کا راز صبر و تحمل اور یکجہتی اور اتحاد میں پنہاں ہے۔

❁...... نائب امیر دوم جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم ملک لال خان صاحب نے جماعت احمدیہ کینیڈا اور مسجد احمدیہ، مسس ساگا کے لئے ان کی گراں قدر خدمات اور دوستی کے اعتراف کے طور پر Hazel McCillion کو کرسٹل کی ایک تختی پیش کی۔

❁...... Herworship Hazel McCillion, Mayor of the City of

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں